بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقائدِ صحابہ

حسب الارشاد

پیرِ طریقت حضرت صاحبزادہ پیر محمد شفیع صاحب قادری

سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات

مصنف

مولانا ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

خطیب جامع مسجد علامہ عبد الحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

ناشر

قادری کتب خانہ

تحصیل بازار سیالکوٹ

0336-8678692

عقائدِ صحابہ

پیر طریقت حضرت صاحبزادہ پیر محمد شفیع صاحب قادری
سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات

مصنفہ

مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

خطیب جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

ناشر

قادری کتب خانہ
تحصیل بازار سیالکوٹ

۹۰ سیٹھی پلازہ سیالکوٹ فون ۵۹۱۰۰۸

نام کتاب........................ عقائد صحابہ

تالیف........................ مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

کمپوزنگ........................ محمد طاہر رضا قادری رضوی گوجرانوالہ
0346-6172671

اشاعت........................ بار ہفتم نومبر 2011ء

صفحات........................ ۱۲۸ (ایک سو اٹھائیس)

فہرست

انتساب

فقیر نے یہ کتاب برطانیہ کے دورہ میں ہی لکھی۔ استاذی واستاذ العلماء آفتاب اہل سنت، ماہتاب طریقت، شیخ العلماء، فخر الجہابذہ، شیخ الحدیث والتفسیر علامہ الحاج حافظ **محمد عالم** صاحب نقشبندی بانی ومہتمم جامعہ حنفیہ دودروازہ سیالکوٹ بھی انہی دنوں برطانیہ کے دورہ پر تشریف فرما تھے۔

مورخہ ۱۴ ربیع الآخر ۱۴۲۰ھ جولائی ۱۹۹۹ء بروز بدھ برطانیہ کے شہر پیٹر برو میں ان کی زیر صدارت میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس تھی۔ فقیر بھی وہاں مدعو تھا۔

کتاب کا مسودہ حضرت کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے اس کو پڑھا اور خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا اس انداز کی کتاب کی بہت ضرورت تھی۔ بہت دعائیں فرمائیں۔ لیکن مورخہ ۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۰ھ ۲۰، اگست ۱۹۹۹ء بروز جمعۃ المبارک آپ برطانیہ میں ہی انتقال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

فقیر اس کا انتساب ان کی ذات سے کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔ کیونکہ مسلک حق اہل سنت و جماعت کی جو بھی خدمت فقیر کر رہا ہے۔ ان کی دعاؤں اور تربیت کی وجہ سے ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بلند فرمائے۔ ان کا فیضان عام فرمائے اور فقیر کی اس سعی کو قبول و منظور فرماتے ہوئے۔ میری میرے والدین اعزا و اقرباء متوسلین اور معتقدین کی مغفرت و بخشش کا سامان بنائے۔ آمین

فقیر ابوالحامد **محمد ضیاء اللہ** قادری اشرفی غفرلہ
سیالکوٹ

افتتاحیہ

کسی بھی تہذیب میں اسکے عقائد واعمال کو بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے اور ان کی روشنی میں ہی اس تہذیب کی اچھائی یا برائی کا فیصلہ صادر کیا جاتا ہے۔ اسلامی تہذیب کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ اس صدیوں پر پھیلی ہوئی عالمگیر تہذیب متوسلین و متعلقین پیغمبر اعظم و آخر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آل اطہار کو رہنما قرار دیا ہے۔اس پر فان امنو بمثل ما امنتم به فقد اهتدوا یعنی پھر اگر وہ یوں ہی ایمان لائے جیسا تم لائے جب تو وہ ہدایت پا گئے' کی آیت کریمہ شاہد ہے۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خان گجراتی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ مومن وہ ہے جس کا ایمان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح ہو جو ان کے خلاف ہو کافر ہے۔ وہ حضرات ایمان کی کسوٹی ہیں (نور العرفان ص ۳۲) نیز حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند و معتبر حدیث مبارک ما انا علیه واصحابی یعنی وہ گروہ حق پر ہے جو میرے اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلتا ہے جو میرے اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد و اعمال کا پیروکار ہے۔

مذکورہ آیت قرآنی اور حدیث نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حوالے سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اعتقادی اور عملی اہمیت سے کوئی مسلمان انکار نہیں کرسکتا۔ اور اگر واقعی ہے تو پھر تحقیق کی جانی چاہیے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد و اعمال کیا ہیں' وہ حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم و فضل، حکم و اختیار، حسن و جمال، جاہ و جلال، عزہ و کمال کے بارے میں کن نظریات کے حامل ہیں۔ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ کس نقطہ عروج کو چھوڑتے ہیں۔ حضور جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گستاخی کرنے والے کی ان کی نظر میں کیا سزا ہے ان تمام معلومات کے لئے مناظر اسلام، محقق اہل سنت، نباض قوم حضرت علامہ محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی ادام اللہ ظلہ علینا فی الدارین کی تازہ تصنیف لطیف عقائد صحابہ کا مطالعہ اشد

ضروری ہے۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ فاضل مصنف نے مانعین کے دیرینہ مطالبہ کے مطابق صحاح ستہ کی روایات واحادیث سے استنباط کیا ہے۔ مانعین کا شاید یہ نظریہ ہے کہ اصحاب صحاح معاذ اللہ حضور رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وعظمت کو بیان نہیں کرتے تھے یا ان کی طرح چھپاتے تھے۔ ایسا ہرگز نہیں۔ وہ سب عظیم عشاق رسول تھے، ان کے دلوں کی دھڑکنوں میں محبت رسول کے جذبے انگڑائیاں لیتے تھے، وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وعظمت سے کیسے روگردانی کر سکتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و عظمت میں ایسی ایسی روایات واحادیث کو حاصل کیا ہے کہ پڑھ کر ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی صاحب نظر صحاح ستہ کی ان تمام روایات واحادیث کو جمع کر دے تو مانعین کو ان کی تعداد دیکھ کر سکتہ طاری ہو جائے اور یہ مطالبہ بھول جائیں اس مقام پر میں اپنے محققین اور واعظین کی خدمت میں بھی عرض گزار ہوں کہ جب ہمارے پاس صحاح ستہ کی روایات واحادیث کا زبردست ذخیرہ موجود ہے تو ہمیں چاہیے کہ ان سے استفادہ کریں۔ اس کے لئے مطالعہ کی تکلیف گوارہ کرنی پڑے گی۔ اس سلسلہ میں احقر کی کتاب شان حبیب الباری من روایات البخاری معاون ثابت ہوگی اور اب حضرت علامہ قادری نے اس مشکل کو آسان کر دیا ہے ہم دیگر محققین ومفکرین کو بھی اس نہج پر دعوت دیتے ہیں۔

یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ مانعین کا یہ نظریہ اور رویہ ہرگز قابل التفات نہیں کہ حدیث صرف وہی ہے جو صحاح ستہ میں موجود ہے۔ بلکہ اب تو کئی متشددین صرف بخاری ومسلم کا مطالبہ کرتے ہیں۔ لگتا ہے وہ دور کچھ دور نہیں کہ ان کی تلون مزاجی صرف امام بخاری کو ہی معتبر سمجھے، امام مسلم سے بھی رخصت حاصل کر لیں۔ حالانکہ علم الحدیث کے ماہر خوب جانتے ہیں کہ مسند ابوحنیفہ اور موطا امام مالک وغیرہ کی روایات کی صحت بخاری ومسلم سے بھی مقدم ہے بالخصوص امام اعظم رضی اللہ عنہ نے تو کسی صحابی سے روایت لی ہے یا تابعین عظام سے۔ جن کے بارے میں ضعیف وکذب کا احتمال ممکن نہیں جب کہ

بخاری و مسلم اور دیگر صحاح کے بعض راویوں پر اسماء الرجال کی کتابوں میں اشد تنقید کی گئی ہے۔ جب یہ حقیقت بالکل واضح ہے کہ ایک ہی بات کی رٹ لگانا کہاں انصاف ہے۔

کتنی عجیب بات ہے کہ مانعین اپنے فقہی مسلک میں صحاح ستہ کی روایات پر اعتماد کرتے ہیں اور احناف کو بھی دعوت دیتے جن کا اصحاب صحاح کے استادوں کے استاد کی اخذ کردہ روایات پر عمل ہے۔ ٹھیک ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ معتبر ہیں لیکن ان سے بھی زیادہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کا مقام ہے جن کی عظمت تفقہ کو امام بخاری کے اساتذہ کرام نے بھی سلام پیش کیا ہے۔ اور جن کے رواۃ پر کسی کا کوئی الزام نہیں۔ یہ تھا مانعین کی ضد پر مختصر اور جامع تحقیق محاسبہ اور محاکمہ۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان کی ضدی مطالبے کو پورا کر دیا گیا ہے مت کوئی گمان کرے کہ اہل سنت و جماعت کے دامن میں دلائل و حقائق کی کمی ہے۔

ٹکرائے گا ہم سے تو زمانہ نہ رہے گا
ہم خاک نشینوں کو کوئی چھیڑ کے دیکھے

ا۔ تو لیجیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مبارک عقائد کی ایمان افروز کہکشاں آپ کے سامنے ہے قادری کتب خانہ نے اسے اپنی دیرینہ روایات کے مطابق نہایت اہتمام سے شائع کیا ہے خدا ہمیں استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے

مجددی غفرلہٗ

ضروری ہے۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ فاضل مصنف نے مانعین کے دیرینہ مطالبہ کے مطابق صحاح ستہ کی روایات واحادیث سے استنباط کیا ہے۔ مانعین کا شاید یہ نظریہ ہے کہ اصحاب صحاح معاذ اللہ حضور رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وعظمت کو بیان نہیں کرتے تھے یا ان کی طرح چھپاتے تھے۔ ایسا ہرگز نہیں۔ وہ سب عظیم عشاق رسول تھے، ان کے دلوں کی دھڑکنوں میں محبت رسول کے جذبے انگڑائیاں لیتے تھے، وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وعظمت سے کیسے روگردانی کر سکتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و عظمت میں ایسی ایسی روایات واحادیث کو حاصل کیا ہے کہ پڑھ کر ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی صاحب نظر صحاح ستہ کی ان تمام روایات واحادیث کو جمع کر دے تو مانعین کو ان کی تعداد دیکھ کر سکتہ طاری ہو جائے اور یہ مطالبہ بھول جائیں اس مقام پر میں اپنے محققین اور واعظین کی خدمت میں بھی عرض گزار ہوں کہ جب ہمارے پاس صحاح ستہ کی روایات واحادیث کا زبردست ذخیرہ موجود ہے تو ہمیں چاہیے کہ ان سے استفادہ کریں۔ اس کے لئے مطالعہ کی تکلیف گوارہ کرنی پڑے گی۔ اس سلسلہ میں احقر کی کتاب شان حبیب الباری من روایات البخاری معاون ثابت ہوگی اور اب حضرت علامہ قادری نے اس مشکل کو آسان کر دیا ہے ہم دیگر محققین ومفکرین کو بھی اس نہج پر دعوت دیتے ہیں۔

یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ مانعین کا یہ نظریہ اور رویہ ہرگز قابل التفات نہیں کہ حدیث صرف وہی ہے جو صحاح ستہ میں موجود ہے۔ بلکہ اب تو کئی متشددین صرف بخاری ومسلم کا مطالبہ کرتے ہیں۔ لگتا ہے وہ دور کچھ دور نہیں کہ ان کی تلون مزاجی صرف امام بخاری کو ہی معتبر سمجھے، امام مسلم سے بھی رخصت حاصل کر لیں۔ حالانکہ علم الحدیث کے ماہر خوب جانتے ہیں کہ مسند ابوحنیفہ اور موطا امام مالک وغیرہ کی روایات کی صحت بخاری ومسلم سے بھی مقدم ہے بالخصوص امام اعظم رضی اللہ عنہ نے تو کسی صحابی سے روایت لی ہے یا تابعین عظام سے۔ جن کے بارے میں ضعیف وکذب کا احتمال ممکن نہیں جب کہ

بخاری و مسلم اور دیگر صحاح کے بعض راویوں پر اسماء الرجال کی کتابوں میں اشد تنقید کی گئی ہے۔ جب یہ حقیقت بالکل واضح ہے کہ ایک ہی بات کی رٹ لگانا کہاں انصاف ہے۔

کتنی عجیب بات ہے کہ مانعین اپنے فقہی مسلک میں صحاح ستہ کی روایات پر اعتماد کرتے ہیں اور احناف کو بھی دعوت دیتے جن کا اصحاب صحاح کے استادوں کے استاد کی اخذ کردہ روایات پر عمل ہے۔ ٹھیک ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ معتبر ہیں لیکن ان سے بھی زیادہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کا مقام ہے جن کی عظمت کو امام بخاری کے اساتذہ کرام نے بھی سلام پیش کیا ہے۔ اور جن کے رواۃ پر کسی کا کوئی الزام نہیں۔ یہ تھا مانعین کی ضد پر مختصر اور جامع تحقیق محاسبہ اور محاکمہ۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ان کی ضدی مطالبے کو پورا کر دیا گیا ہے مت کوئی گمان کرے کہ اہل سنت و جماعت کے دامن میں دلائل و حقائق کی کمی ہے۔

ٹکرائے گا ہم سے تو زمانہ نہ رہے گا
ہم خاک نشینوں کو کوئی چھیڑ کے دیکھے

ا۔ تو لیجئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مبارک عقائد کی ایمان افروز کہکشاں آپ کے سامنے ہے قادری کتب خانہ نے اسے اپنی دیرینہ روایات کے مطابق نہایت اہتمام سے شائع کیا ہے خدا ہمیں استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے

مجددی غفرلہ

حاصل کتاب

غلام مصطفےٰ مجددی ایم۔اے

قرآن کی تفسیر صحابہ کے عقائد
ایمان کی تنویر صحابہ کے عقائد
واللہ انہیں رہبر کونین سمجھے
عرفان کی تاثیر صحابہ کے عقائد
ملتی ہے ہمیں جن کے تصدق سے ہدایت
ارمان کی تصویر صحابہ کے عقائد
اسلام جنہیں کہتا ہے سر چشمہ رحمت
ہیں کتنے ہمہ گیر صحابہ کے عقائد
منکر سے کہو جائے جہنم میں ہمیشہ
عاشق کی ہے تدبیر صحابہ کے عقائد
عقبیٰ کے ہر اک رنج و مصیبت کا مداوہ
دنیا میں ہیں اکسیر صحابہ کے عقائد
سرکار ہی مختار جہاں نور خدا ہیں
اب مان لے بے پیر! صحابہ کے عقائد
کس درجہ ضیا بیز ہے اس شخص کا سینہ
کرتا ہے جو تحریر صحابہ کے عقائد
انسان کی فطرت کی عمارت کو جہاں میں
خود کرتے ہیں تعمیر صحابہ کے عقائد
اے مولا غلام آل رسالت کا بنوں میں
ہوں میرے خبر گیر صحابہ کے عقائد

وجہ تالیف

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ اٰمِنُوْا کَمَا اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ کَمَآ اٰمَنَ السُّفَھَآءُ اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَھَآءُ وَلٰکِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ (البقرہ آیت نمبر ۱۳)

اور جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے تو کہیں کیا ہم احمقوں کی طرح ایمان لائے سنا ہے! وہی احمق ہیں مگر جانتے نہیں۔ (کنزالایمان)

نبی پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً وَّ تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّ سَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَّاحِدَۃً قَالُوْا مَنْ ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِیْ

"بنی اسرائیل میں بہتر فرقے ہوئے اور میری امت میں تہتر فرقے ہوں گے فرقے سب کے سب ناری ہیں صرف ایک فرقہ ناجی (جنتی) ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ناجی فرقہ کونسا ہے؟ تو فرمایا جس پر میں اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں"۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۳۰، ابن ماجہ شریف، طبرانی شریف جلد ا صفحہ ۲۵۶، مستدرک ج ۴ صفحہ ۴۳۰)

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد مبارک کی روشنی میں ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ صحابہ کرام علیہم الرضوان سے عقیدت ومحبت رکھے اور ان کے عقائد کے مطابق اپنے عقائد رکھے۔

اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے فقیر نے عقائد صحابہ پر قلم اٹھائی۔ تا کہ عقائد کے

معاملہ میں مضطرب اور پریشان حضرات کے لئے یہ کتاب رہنما کا کام دے۔

فقیر نے کتاب لکھنے میں خصوصی طور پر یہ خیال رکھا ہے۔

احادیث ان کتب سے درج کی جائیں جو صحاح ستہ اور حدیث کی مشہور کتاب مشکوٰۃ المصابیح میں ہوں۔ کیونکہ مخالفین کی طرف سے آج کل یہ مطالبہ عام ہو گیا ہے جبکہ مطالبہ اصولی لحاظ سے بالکل غلط ہے۔ مگر پھر بھی حضرات کے مطالبہ کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

یاد رہے اعمال کا دارومدار ایمان اور عقیدہ پر ہے۔ اگر عقیدہ درست نہیں تو کوئی عبادت بھی قبول نہ ہوگی۔ اس لئے عقائد کی طرف خصوصی دھیان دینا چاہتے ہیں۔ جب سے لوگوں نے عقائد کے معاملہ میں نرمی اور صلح کلیت اختیار کی ہے۔ تب سے کئی فتنے جنم لے رہے ہیں۔ جس کا بعد میں احساس ہوتا ہے۔

لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ مساجد میں امام وخطیب اور مدرس کا تقرر کرتے ہوئے زکوٰۃ وخیرات دیتے ہوئے اور رشتہ ناطہ کرتے وقت بھی ان حضرات سے تعلق رکھیں جن کے عقائد صحابہ کرام اہل بیت عظام اور اولیاء کاملین علیہم الرضوان کے مطابق ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو اپنی جماعت قرار دیا ہے۔ ان پر اپنی رضا اور ان کی کامیابی کا اعلان قرآن پاک میں فرمادیا ہے۔

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰہِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

"اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ یہ اللہ کی جماعت ہے۔ سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے"۔ (پ۲۸ع۴)

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان کو مثالی طور پر بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ

"اور جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں"۔ (پ۱ع۲)

اٰمَنَ النَّاسِ سے مراد مفسرین کرام رحمہم اللہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ذوات مقدسہ لی ہیں۔

معلوم ہوا کہ کل قیامت کے دن ایمان ان لوگوں کا ہی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوگا جن کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مطابق ایمان ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسی ایمان کا مطالبہ فرمایا کہ۔ اس سلسلہ میں آزادی نہیں دی بلکہ کَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ فرما کر پابند کر دیا ہے۔

لہٰذا صحابہ کرام علیہم الرضوان کے عقائد کے مطابق عقائد رکھتے ہوئے جو عبادات اور اعمال کئے جائیں گے وہی مقبول اور منظور ہوں گے ورنہ سب اکارت جائیں گے۔ ایمان اصل ہے اور اعمال وعبادات فرع۔

موجودہ دور میں جہاں علمی لحاظ سے بے راہروی ہے۔ وہاں اعتقادی لحاظ سے بھی ایسے پرفتن دور میں اعتقادی طور پر نئے نئے نظریات اور عقائد منظر عام پر آرہے ہیں۔ اور وہ سب اپنے آپ کو اسلام کے پیروکار بلکہ شیدائی کہلاتے ہیں۔ مگر انہوں نے اسلام کے نام پر قتل وغارت اور دہشت گردی افراتفری کی فضا پیدا کر رکھی ہے۔ جس کے نتیجہ میں عبادت گاہوں میں بم پھٹ رہے ہیں کوئی جماعت صحابہ کرام علیہم الرضوان کا نام لیکر اپنے آپ کو ناموس صحابہ کا محافظ کوئی اہل بیت اطہار علیہم الرضوان کا نام لیکر اپنے آپ کو ناموس اہلبیت کا محافظ قرار دے رہے ہیں لیکن جب ان کے عقائد اور نظریات کو دیکھا جائے تو ان کے عقائد اہلبیت اطہار اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے عقائد و نظریات کے خلاف ہیں۔ بلکہ جو صحابہ کرام علیہم الرضوان کے عقائد ہیں وہ عقائد ان کے نزدیک شرک وکفر ہیں۔ ان لوگوں نے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے اپنی دکانداری چمکانے کے لئے جماعتوں کے نام بھی بڑے خوبصورت رکھے ہوئے ہیں سپاہ صحابہ، سپاہ محمد، لشکر طیبہ، مرکز الدعوۃ والارشاد اہلحدیث، حرکۃ الانصار، حزب المجاہدین، جماعت اسلامی، تبلیغی جماعت، جماعت المسلمین الدعوۃ الخلافہ، تحریک اسلامی، تنظیم اسلامی وغیرہم۔

سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان کو بچانے کے لئے اور اسلام کے دلدادہ حضرات کو صحیح عقائد اور نظریات سے روشناس کرانے کے لئے ضروری سمجھا کہ ایک ایسی کتاب تحریر کی جائے جس میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے عقائد و نظریات درج کیے جائیں تاکہ مسلمان اپنی زندگی ان عقائد کے مطابق گزاریں اور اعمال صالحہ سے اپنے دامن کو بھر کر قیامت کے دن سرخ رو ہو سکیں۔

دعا ہے کہ مولا کریم جل جلالہ اپنے پیارے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ سے فقیر کی اس کاوش کو قبول فرماتے ہوئے مسلمانوں کے لئے مفید بنائے۔ آمین ثم آمین

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی
ایڈیٹر ماہنامہ ماہ طیبہ سیالکوٹ

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عقائد

زمین کا سراقہ کے گھوڑے کو پکڑ لینا

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ (ہجرت کے وقت) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب آرام فرما کر اُٹھے۔ اور پوچھا ابھی چلنے کا وقت نہیں ہوا تو میں نے عرض کیا وقت ہو چکا ہے۔ تو ہم سورج ڈھلنے کے بعد چل پڑے۔ اور دیکھا کہ پیچھے سراقہ آ رہا ہے۔ میں نے عرض کیا۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ دشمن آ گیا۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا

ابوبکر غم نہ کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔

فَدَعَا عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِہٖ فَرَسُہٗ اِلٰی بَطْنِھَا فِی جَلَدٍ مِنَ الْاَرْضِ

تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ کے لئے دعا فرمائی تو اس کا گھوڑا سخت زمین میں پیٹ تک دھنس گیا۔

یہ دیکھ کر سراقہ نے کہا۔

اِنِّی اَرَاکُمَا دَعَوْتُمَا عَلَیَّ فَادْعُوْا لِیْ

میں جان گیا ہوں کہ یہ آپ دونوں کی دعا کی وجہ سے ہوا ہے اب آپ میرے حق میں دعا فرمائیں۔

میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ پیچھے آنے والوں کو واپس لوٹاؤں گا۔

فَدَعَا لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَجَا

تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا فرمائی تو اس کا گھوڑا زمین سے نکل آیا۔

پھر وہ واپس ہو گیا اور جو اس کو آنے والا ملتا سراقہ کہتا میں اس طرف سے ہو آیا ہوں۔ ادھر نہیں ہیں۔ وہ سب کو واپس لوٹا تا رہا۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۴۰، صحیح بخاری جلد ا صفحہ ۵۵۴، صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۴۱۹)

عقیدہ

زمین پر بھی نبی پاک ﷺ کی حکومت ہے۔ اور زمین نے ان کے حکم کی تعمیل کی۔ سراقہ بھی جان گیا کہ واقعی یہ اللہ کے نبی ہیں۔ تب تو اس نے کہا تھا میرے گھوڑے کا زمین میں دھنس جانا یہ آپ (ﷺ) کی دعا کی وجہ سے ہے اور اس نے عرض کیا کہ مجھے اس مشکل اور پریشانی سے نجات دلانے کی دعا فرمائیں۔ تو آپ (ﷺ) کی دعا سے زمین نے اس کو چھوڑ دیا۔ امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی لئے فرمایا ہے۔

وہی نورِ حق وہی ظلِ رب ہے انہیں کا سب ہے انہیں سے سب
نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عقائد

کھانے پر برکت کی دعا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ جب غزوہ تبوک کا دن ہوا۔ لوگوں کو بھوک لگی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ

اُدْعُهُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ نَعَمْ

ان لوگوں سے ان کا بچا کھچا کھانا منگوا لیجئے۔ یہ ان کے لئے اس کھانے پر برکت کی دعا فرما دیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے۔

چنانچہ دسترخوان چمڑے کا بچھا دیا گیا۔ اور بچا کھچا کھانا لانے کا حکم فرمایا تو کوئی شخص مکی کی مٹھی لا رہا ہے۔ کوئی کھجوروں کی مٹھی، کوئی روٹی کا ٹکڑا۔ یہاں تک کے دسترخوان پر کچھ تھوڑا سا کھانا جمع ہو گیا۔

فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَکَۃِ

تو رسول اللہ ﷺ نے برکت کی دعا فرمائی اور فرمایا اپنے اپنے برتنوں کو بھر لو۔

چنانچہ سب نے اپنے اپنے برتن بھر لئے۔

حَتّٰی مَا تَرَکُوْا فِی الْعَسْکَرِ وِعَاءً اِلَّا مَلَاؤُہُ قَالَ فَاَکَلُوْا حَتّٰی شبعوا وَ فَضُلَتْ فُضْلَۃٌ

یہاں تک کہ پورے لشکر میں سے ایک بھی ایسا لشکری نہ رہ گیا جس نے برتن نہ بھرا ہو پھر فرمایا اب کھاؤ۔ تو سب نے سیر ہو کر کھایا پھر بھی کھانا بچ گیا۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔

جو بندہ ان دونوں گواہیوں کو لے کر اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضر ہو بشرطیکہ ان میں شک کرنے والا نہ ہو۔ تو وہ بندہ جنت میں جانے سے نہ روکا جائے گا۔ (صحیح مسلم شریف جلد ۱ صفحہ ۴۳، مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۵۳۸، خصائص کبریٰ صفحہ ۲۷۳، ۲۷۴، البدایہ والنہایہ جلد ۶ صفحہ ۱۱۸، مواہب اللدنیہ جلد ۲ صفحہ ۵۷۴)

عقیدہ

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ تھا کہ کھانا کم ہو تو حضور پر نور حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ اس کھانے پر دعا فرمائیں تو برکت ہو جاتی ہے اور کھانا کثیر تعداد کے لئے بھی کافی ہو جاتا ہے۔

نیز کھانا سامنے رکھ کر اس پر دعا مانگنا صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ تھا۔ تب ہی امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا تھا۔ اور نبی پاک ﷺ نے ان کی ایسی تجویز کو سراہا تھا۔ اہل سنت و جماعت کے ہاں جو ختم شریف کی محافل ہوتی ہیں۔ ان میں بھی قرآن پڑھ کر دعا کی جاتی ہے۔ جو کہ بالکل جائز اور باعث برکت ہے۔

دنیا کی ابتداء سے جنت اور دوزخ میں داخلہ تک کی خبریں دینا

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰی دَخَلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ مَنَازِلَھُمْ وَ اَھْلُ النَّارِ مَنَازِلَھُمْ حَفِظَ ذٰلِکَ مَنْ حَفِظَہٗ وَ نَسِیَہٗ مَنْ نَسِیَہٗ

ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ کھڑے ہو کر خبریں بتانی شروع فرمائیں یہاں تک کہ ابتداء خلق سے لیکر جنتیوں کے جنت میں اور جہنمیوں کے جہنم میں داخل ہونے تک سب کچھ بتا دیا۔ جس نے یاد رکھا اس نے یاد رکھا۔ اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔ (صحیح بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۴۵۳، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۰۶)

عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے پیارے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اوّل سے لیکر آخر تک کا علم عطا فرمایا ہے۔ اور آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے وہ سب کچھ بیان فرمایا دیا۔ چنانچہ مدرسہ دیوبند کے بانی مولوی قاسم صاحب نانوتوی نے بھی اپنی کتاب تحذیر الناس میں یہ حدیث نقل کی ہے۔ کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَلِمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ

میں اولین اور آخرین کا علم جانتا ہوں۔

خدا مطلع ساخت ہر جملہ غیب
علیٰ کل شیء خبر آمدی

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی علامات بتانا

حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جب اہل یمن میں سے کوئی کمک آتی۔ تو وہ ان سے پوچھتے کہ تم میں اویس بن عامر ہے؟ حتیٰ

کہ ایک دن حضرت اویس رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ اویس بن عامر رضی اللہ عنہ ہیں؟ تو انہوں نے کہا ہاں! فرمایا آپ قبیلہ مراد سے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں! کیا آپ کو برص کی بیماری تھی اور ایک درہم کے برابر داغ رہ گیا اور باقی داغ ختم ہو گئے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعُ دِرْهَمٍ لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَاسْتَغْفِرْ لَهٗ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ اہل یمن کی امداد کے ساتھ تمہارے پاس قبیلہ مراد سے قرن کے ایک شخص آئیں گے جن کا نام اویس بن عامر ہوگا۔ ان کو برص کی بیماری تھی۔ اور ایک درہم کے مقدار کے علاوہ باقی ٹھیک ہو چکی ہوگی۔ قرن میں ان کی والدہ ہے۔ جس کے ساتھ وہ بہت نیکی کرتے ہیں۔ اگر وہ کسی چیز پر اللہ کی قسم اٹھا لیں تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور پورا کرے گا۔ اگر تم سے ہو سکے تو اُن سے مغفرت کی دعا کرانا سو اب آپ میرے لئے مغفرت کی دعا کیجئے۔ تو حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ (صحیح مسلم شریف جلد۲)

عقیدہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیماروں کی بیماریوں اور ان کی صحت یابی سے بھی آگاہ ہیں۔ کون کس کے پاس اور کس حالت میں آئے گا۔ اس کا بھی علم ہے۔ ان کے اعمال سے بھی آگاہ اور واقف ہیں نیز اولیاء اللہ میں سے ایسے لوگ بھی ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کو کہہ دیں اللہ تعالیٰ ویسے ہی کر دیتا ہے اللہ ان کی دعائیں قبول فرماتا ہے اولیاء اللہ کے پاس جا کر ان سے دعائیں کرانا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے جو لوگ ان عقائد و نظریات کا انکار

کرتے ہیں درحقیقت وہ نبی پاک ﷺ کی تعلیمات کا انکار کرتے ہیں۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

حافظ قرآن کی شفاعت

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ و حفظه اَدخَلَه الله الجنةَ وَ شَفَّعَهٗ فِی عَشَرَةٍ مِنْ اَهْلِ بَیْتِه کلهم قد استوجَبَ النَّار

جس شخص نے قرآن مجید پڑھا اور اس کو یاد کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کر دے گا اور اس کے گھر کے ان دس افراد کے لئے شفاعت کرنے والا بنائے گا۔ جو جہنم کے مستحق ہو چکے ہوں گے۔ (سنن ابن ماجہ صفحہ ۱۹)

عقیدہ

حافظ قرآن کو اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز دیا ہے کہ وہ ان لوگوں کو جنت میں لے جائے گا جو جہنمی ہو چکے ہوں گے۔ تو صاحب قرآن حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی عظمت ورفعت کو تو کوئی بیان ہی نہیں کر سکتا۔ امام اہل سنت، مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

غمزدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے
بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی (ﷺ)

سیدنا ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی رضی اللہ عنہم کا عقیدہ

پہاڑوں پر حکومت اور علم غیب

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ نبی پاک ﷺ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان رضی اللہ عنہم اُحد پہاڑ پر چڑھے تو وہ کانپا۔ تو نبی پاک ﷺ نے اُس پر اپنا پاؤں مبارک

مارا اور فرمایا:

اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَ صِدِّيْقٌ وَّ شَهِيْدَانِ

اے احد ٹھہر جا۔ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

(مشکوۃ شریف صفحہ ۵۶۳، صحیح بخاری شریف جلد ا صفحہ ۵۱۹)

عقیدہ

نبی پاک ﷺ کی حکومت پہاڑوں پر بھی ہے اور وہ آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔ نیز صحابہ کرام علیہم الرضوان کا بھی یہ عقیدہ ہے کہ آپ جانتے ہیں کہ امتی کی موت کس حالت میں ہوگی۔ شہید کو شہید اس وقت ہی کہا جا سکتا ہے۔ جب اس کی روح اس کے جسم سے نکل جائے۔ اگر وہ میدان جنگ میں زخمی ہو اور علاج کرانے کے بعد تندرست ہو جائے تو اس کو شہید نہیں کہا جاتا بلکہ غازی کہا جاتا ہے۔ جب روح قفس عنصری سے پرواز کر جائے تو اس کو شہید کہا جاتا ہے۔ خلفاء ثلاثہ پاس کھڑے ہیں اور آپ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کو شہید فرما رہے ہیں۔ ان میں سے کسی نے یہ عرض نہ کیا کہ آپ شہید کیسے فرما رہے ہیں سوال نہ کرنے سے ثابت ہے کہ ان کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ نبی پاک ﷺ جانتے ہیں کہ امتی کی موت کس حالت میں ہوگی۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے عقائد

جود وسخاء

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ خیر میں سب سے زیادہ سخی تھے۔ اور آپ کی سخاوت کا سب سے زیادہ ظہور ماہ رمضان میں ہوتا تھا۔ حضرت جبریل علیہ السلام ہر سال ماہ رمضان میں آخر مہینہ تک آپ سے ملاقات کرتے تھے۔ رسول پاک ﷺ ان کو قرآن سناتے۔

اِذَا لَقِيَهٗ جِبْرِيْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ

مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ

جب جبریل آپ سے ملاقات کرتے تو آپ بارش برسانے والی ہواؤں سے بھی زیادہ سخی ہوتے تھے۔ (صحیح مسلم شریف صفحہ ۲۵۳ باب جودہ ﷺ)

عقیدہ

ہوا ہر جگہ ہوتی ہے۔ نبی پاک ﷺ کی سخاوت ہوا سے بھی زیادہ تیز ہے۔ تو آپ کی سخاوت بھی کائنات کے کونے کونے میں موجود ہے۔ سخاوت ایک صفت ہے۔ جس موصوف کی ایک صفت کا یہ مقام ہے۔ ان کی اپنی ذات بابرکات کی عظمت کا کیا کہنا۔

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آگیا
اُس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام
ہاتھ جس سمت اٹھا تو غنی کر دیا
موج بحر سماحت پہ لاکھوں سلام

جود وسخا

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کی عادت کریمہ تھی۔

اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يُسْئَلُ شَيْئًا اِلَّا قَالَ نَعَمْ

آپ کسی سائل کا سوال رد نہ فرماتے تھے۔

(صحیح مسلم شریف صفحہ ۳۰۴ جلد ۲ باب من فضائل ابی سفیان)

عقیدہ

نبی پاک ﷺ کے در سے کوئی خالی نہیں گیا ان کے دروازے ہر سال کے لئے کھلے ہیں۔ ان کے ہاں کسی قسم کی کمی نہیں۔

زمانہ نے زمانہ میں سخی ایسا کہیں دیکھا
زباں پر جس کے سائل نے نہیں آتے نہیں دیکھا

دیوانہ بچہ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک عورت اپنے دیوانے بچہ کو لے کر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا یہ بچہ دیوانہ ہے۔ صبح وشام بہت تنگ کرتا ہے۔

فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَدْرَهٗ وَ دَعَالَهٗ

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کے سینہ پر ہاتھ مبارک پھیرا اور اسکے لئے دعا فرمائی۔ تو اس بچہ نے قے کر دی۔ اور اس کے پیٹ سے ایک سیاہ رنگ کے کتے کے بچہ کی طرح کی کوئی چیز نکلی اور بھاگ گئی فَشُفِیَ تو وہ بچہ تندرست ہو گیا۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۴۱، سنن دارمی جلد ا صفحہ ۱۹، مسند احمد جلد ا صفحہ ۲۳۹)

عقیدہ

صحابہ کرام علیہم الرضوان مشکل اور پریشانی کے حل کے لئے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوتے تھے۔

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے لئے دعا فرماتے تو ان کی مشکل دور ہو جاتی۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں بھی شفا ہے۔ اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دعا سے بھی مشکلات حل ہوتی ہیں۔

درخت کے خوشہ کا حکم کی تعمیل کرنا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ایک اعرابی آیا اور عرض کیا۔

بِمَا اَعْرِفُ اِنَّكَ نَبِيُّ اللّٰهِ

مجھے کیسے معلوم ہو گا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کھجور کے اس درخت کے خوشہ کو بلاؤں تو تو اس بات کی گواہی دے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں؟

فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ اِلَى النَّبِي

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درخت کے خوشہ کو بلایا تو اس نے درخت سے اترنا شروع کردیا یہاں تک کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آ گرا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا۔

اِرْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِيُّ

تو وہ واپس چلا گیا یہ دیکھ کر اعرابی مسلمان ہوگیا۔

(جامع ترمذی جلد۲ صفحہ۲۲۶، مشکوٰۃ شریف صفحہ۵۴۱)

عقیدہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات کے رسول ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت بھی ساری کائنات پر ہے۔ شجر و حجر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانتے ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔ جو مسلمان کہلا کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاکم نہ مانے وہ بہت بدقسمت ہے۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت امام الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی لئے فرمایا ہے۔

وہی نور حق وہی ظل رب ہے انہیں کا سب ہے انہیں سے سب
نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

دندان مبارک سے نور کا ظہور

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ

اِذَا تَكَلَّمَ رُاِیَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب گفتگو فرماتے تو دیکھا جاتا جیسا کہ نور ان کے دندان مبارک سے نکل رہا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ۵۱۸، دارمی شریف جلد۱ صفحہ۳۳، معجم اوسط جلد۱ صفحہ۲۳۰)

عقیدہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سرتاپا معجزہ تھے تب ہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام فرمانے پر اُن کے

دندان مبارک سے نور کا ظہور محسوس ہوتا تھا۔ بعض روایات میں ہے کہ آپ ﷺ کے تبسم فرمانے سے دیواریں چمک اٹھتیں۔ (شفا شریف جلد ۱ صفحہ ۳۹)

علامہ جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وصلی اللہ علیٰ نور کزو شد نور ہا پیدا
زمین از حب او ساکن فلک در عشق او شیدا

نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

اِنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا نبی پاک ﷺ کے زمانہ مبارک میں تھا۔
(صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۱۶، صحیح مسلم شریف جلد ۱ صفحہ ۲۱۷)

فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا جائز ہے۔ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔ کہ

فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى جَوَازِ الْجَهْرِ بِالذِّكْرِ عَقَبَ الصَّلٰوةِ

یہ حدیث نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے کے جواز پر دلیل ہے۔
(فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۳۲۵)

جنتی عورت

سیدنا عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا۔

اَلَا اُرِيْكَ امْرَاَةً مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

کیا میں تم کو ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ تو میں نے عرض کیا کیوں نہیں تو انہوں نے فرمایا اس سیاہ فام عورت نے نبی پاک ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض

کیا۔یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر مرگی کا دورہ پڑتا ہے۔اور میرا سترکھل جاتا ہے۔

فَادْعُ اللّٰہَ لِیْ

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے لئے دعا فرمائیں۔

تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَکِ الْجَنَّۃُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّعَافِیَکِ

اگرتم چاہوتو اس پر صبر کرو۔اورتم کو جنت مل جائے گی اوراگرتم چاہوتو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں وہ تم کو صحت عطا فرمائے گا۔تو اس عورت نے عرض کیا میں صبر کرتی ہوں۔ میرا ستر کھل جاتا ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ دعا فرمائیں کہ میرا ستر نہ کھلے تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کے لئے دعا فرمائی۔(صحیح مسلم شریف جلد۲صفحہ۳۱۹)

عقیدہ

صحابہ کرام علیہم الرضوان پر کوئی مصیبت اور پریشانی آتی تو وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکراس کے مداوا کے لئے عرض کرتے۔تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے لئے دعا فرماتے جس سے ان کی مشکل اور مصیبت دور ہوجاتی نیز نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مختار بنایا ہے کہ وہ جنت بھی عطا فرما سکتے ہیں۔

کس چیز کی کمی ہے آقا تیری گلی میں
دنیا تیری گلی میں عقبیٰ تیری گلی میں

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے عقائد

صحابی کے حسن سلوک اور اللہ کی رضا کی خبر دینا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا۔میں فاقہ سے ہوں۔تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس کو آج رات مہمان بنائے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا۔انصار میں سے ایک شخص نے

کھڑے ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ (ﷺ) اس کو میں مہمان بناؤں گا۔ وہ شخص اس کو اپنے گھر لے گیا اور بیوی سے پوچھا۔ تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے۔ بیوی نے کہا صرف بچوں کا کھانا ہے۔ اس نے کہا بچوں کو کسی چیز سے بہلا دو۔ جب ہمارا مہمان آئے تو چراغ بجھا دینا۔ اور اس پر یہ ظاہر کرنا کہ ہم کھانا کھا رہے ہیں۔ جب وہ کھانا کھانے لگے تو تم چراغ کے پاس جا کر چراغ بجھا دینا۔ پھر وہ سب بیٹھ گئے اور مہمان نے کھانا کھایا جب وہ صبح کو نبی پاک ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔

عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ

تم نے مہمان کے ساتھ جو سلوک کیا اللہ تعالیٰ اس پر بہت خوش ہوا۔

(صحیح مسلم شریف صفحہ ۱۸۳، باب اکرام الضیف)

عقیدہ

نبی پاک ﷺ جانتے ہیں کہ ان کے صحابی نے اپنے مہمان کے ساتھ جو حسن سلوک کیا۔ اور یہ بھی جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے اس حسن سلوک پر راضی ہوا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے کو جانتے ہیں تب ہی تو فرمایا تم نے مہمان کے ساتھ جو سلوک کیا اس پر اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوا۔

لباس پہننے کے باوجود عریاں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ

عورتیں ہوں گی جو لباس پہننے کے باوجود عریاں ہوں گی۔ وہ راہ حق سے ہٹانے والی اور خود بھی ہٹی ہوں گی۔ (صحیح مسلم شریف صفحہ ۲۰۵ باب النساء الکاسیات العاریات)

عقیدہ

آج کے دور میں یہ ماحول اور پھر لباس آپ لوگوں کے سامنے ہے۔ جس کی خبر

پہلے سے پیارے نبی غیب دان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے بیان فرمادی تھی۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا علم عطا فرمایا ہے جو کہے نبی کو غیب کی کیا خبر وہ صریحاً پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا انکار کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے گمراہ کن لوگوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

بے مثل نبی

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ

جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھ ہی کو دیکھا۔ کیونکہ شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔ (صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۴۲ کتاب الرویاء)

عقیدہ

شیطان ہر ایک کی شکل اور مثل بن سکتا ہے۔ مگر آخر الزماں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نہیں بن سکتا۔ اس سے وہ عاجز ہے۔ اور جو لوگ اپنے آپ کو آپ کی مثل قرار دیتے ہیں۔ یا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی مثل قرار دیتے اور اس پر بحثیں کرتے ہیں۔ وہ تو شیطان سے بڑھ کر ہوئے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے محفوظ رکھے اور ان کو ہدایت دے۔ آمین

دیوبند حضرات کے مولوی حسین احمد مدنی کہتے ہیں کہ

وہابیہ اپنے آپ کو مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں۔

(الشہاب الثاقب صفحہ ۴۷ مطبوعہ دیوبند)

دیوبندیوں کے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی لکھتے ہیں کہ

نفس بشریت میں مماثل آپ جملہ بنی آدم ہیں۔ (براہین قاطعہ صفحہ ۳ مطبوعہ دیوبند)

عقیدہ

اس سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا حیات اور حاضر و ناظر ہونا واضح ہے۔ کہ جب چاہیں

جہاں چاہیں جس وقت چاہیں تشریف لا سکتے ہیں۔

علامہ ابن حجر عسقلانی شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

صالحین کی ایک جماعت سے منقول ہے۔ کہ انہوں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو پھر حالت بیداری میں بھی دیکھا۔ اور جن جن چیزوں کے متعلق ان کو اشکال تھے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں سوال عرض کئے اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان امور میں ان کے اشکال دور فرمائے۔ (فتح الباری جلد ۱۲ صفحہ ۳۸۵)

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ

سلف سے لیکر خلف تک تمام علماء کرام نے جن کو خواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی ہے۔ اور جن امور میں وہ متوشش تھے انہوں نے ان امور کے متعلق نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کئے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان کی خبر دے کر ان کی تشویش دور فرمائی۔ (تفسیر روح المعانی جلد ۲۲ صفحہ ۳۶ مطبوعہ بیروت)

خزانوں کے مالک

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ خَزَآئِنَ الْاَرْضِ

میں سویا ہوا تھا میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے۔

(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۴۴ کتاب الرویاء)

عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائی ہیں۔ اور جس کو کنجیاں دی جائیں۔ اسے اس کا مالک ومختار بنایا جاتا ہے۔ اسی لئے ہمارے رسول مقبول خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مالک ومختار بنایا ہے۔

سب سے برتر

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

وَاَنَا سَیِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَ اَوَّلُ مَنْ یَنْشَقُّ عَنْہُ الْقَبْرُ وَ اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ

میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا۔ سب سے پہلے قبر سے میں اٹھوں گا سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا۔ اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔

(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۴۵ باب تفضیل نبینا صلی اللہ علیہ وسلم علی جمیع الخلائق)

امام الانبیاء، حبیب کبریاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء و مرسلین کے بعد سردار ہیں یہ بھی واضح ہوا جملہ انبیاء کرام علیہم السلام اور مرسلین عظام علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے جو کمالات عطا فرمائے تھے وہ سب کے سب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات میں موجود ہیں کیونکہ سید و سرور کے لئے ضروری ہے۔ کہ جن میں سرور ہے۔ ان میں سے ہر فضل و کمال میں برتر ہو۔ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے اسی لئے فرمایا ہے۔

سید و سرور محمد نور جہاں
بہتر و بہتر شفیع مجرماں

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

آنکہ آمد نہ فلک معراج رو
انبیاء و اولیاء محتاج او

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قیامت میں جو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو عظمت و رفعت اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے۔ اس کا علم تھا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ بھی علم تھا کہ سب سے پہلے قبر اطہر سے میں اٹھوں گا۔ تو جن لوگوں کا یہ عقیدہ ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کی کیا خبر صریحاً گمراہی میں مبتلا ہیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا یہ ارشاد ہے کہ سب سے پہلے میں شفاعت کراؤں گا۔ اور میری شفاعت قبول ہوگی۔ اور شفاعت کا

تعلق قیامت سے ہے۔اور جن لوگوں کا یہ عقیدہ ہے۔کہ انبیاء اور اولیاء کو یہ بھی علم نہیں کہ قیامت کو ان کے ساتھ کیا سلوک ہوگا؟ حدیث کے مخالف عقیدہ رکھتے ہیں۔اور پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے روگردانی کرنے والے ہیں۔مولوی اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں لکھا ہے۔

جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں۔سو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں۔نہ نبی کو، نہ ولی کو، نہ اپنا حال نہ دوسرے کا۔

(تقویۃ الایمان صفحہ ۲۷ مطبوعہ دہلی)

انبیاء کا اختیار

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ملک الموت آیا اور کہنے لگا اپنے رب کے پاس چلئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو تھپڑ مار کر اس کی آنکھ نکال دی۔ملک الموت اللہ تعالیٰ کے پاس واپس گیا۔اور عرض کیا۔

اِنَّكَ اَرْسَلْتَنِیْ اِلٰی عَبْدٍ لَّكَ لَا یُرِیْدُ الْمَوْتَ وَ قَدْ فَقَاءَ عَیْنِیْ

تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا ہے۔جو موت کا ارادہ ہی نہیں رکھتا اور اس نے میری آنکھ نکال دی۔

تو اللہ تعالیٰ نے اسکی آنکھ لوٹائی۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے کے پاس جاؤ اور کہو۔آپ زندگی کا ارادہ رکھتے ہیں۔اگر آپ کا زندگی کا ارادہ ہے تو اپنا ہاتھ بیل کی پشت پر رکھئے جتنے بال آپ کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے اتنے سال آپ کی عمر بڑھا دی جائے گی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا پھر کیا ہوگا۔کہا پھر آپ کو موت آئے گی۔تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے میرے رب اب ہی ارض مقدسہ سے ایک پتھر پھینکے جانے کے فاصلہ پر میری روح قبض کرنا۔

(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۶۷ باب من فضائل موسیٰ)

عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کو موت اور حیات پر اختیار دیا ہوتا ہے۔ جب وہ چاہیں دنیا سے انتقال فرمائے۔ نیز وہ جس وقت اور جہاں چاہتے ہیں ان کی روح قبض کی جاتی ہے۔ علامہ بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بیت المقدس کے نزدیک دفن ہونے کی تمنا اس لئے کی وہاں پر انبیاء اور صالحین کی قبور ہیں۔

علامہ عینی اور علامہ نووی شارح مسلم نے اسی حدیث کی شرح میں تحریر فرمایا ہے کہ متبرک مقامات صالحین اور مقبولان خدا کے قرب میں دفن کرنا مستحب اور جائز ہے۔ صالحین کی قبور کی جگہ فضیلت اور برکت والی ہوتی ہے۔

(عمدۃ القاری جلد ۸ صفحہ ۱۴۹، شرح مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۶۷)

فاتح خیبر

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا۔

لَاُعْطِیَنَّ هٰذِهِ الرَّایَةَ رَجُلًا یُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰی یَدَیْهِ

کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

فَدَعَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَاَعْطَاهُ اِیَّاهَا وَقَالَ اَمْشِ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتّٰی یَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَیْكَ

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ اور ان کو جھنڈا عطا کیا۔ اور فرمایا جاؤ اور ادھر ادھر التفات نہ کرنا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عطا فرمائے۔

(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۷۹ باب من فضائل علی)

عقیدہ

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ فاتح خیبر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں تب ہی تو ان کو بلا کر جھنڈا عطا فرمایا۔ نیز معلوم ہوا کے تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم ہے کہ فاتح خیبر کون ہے؟ تب ہی تو سب خاموش رہے۔ لہٰذا جو لوگ کہتے ہیں کہ نبی کو کل کا پتہ نہیں اور نبی کو غیب کی کیا خبر وہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے عقائد کے خلاف عقائد رکھتے ہیں۔

پہاڑوں پر حکومت اور علم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حراء پہاڑ پر تھے وہ ہلنے لگا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اُسْكُنْ حِرَآءُ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ

اے حراء ٹھہر جا۔ تجھ پر صرف نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے۔

(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۸۲ باب من فضائل طلحہ والزبیر)

عقیدہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پہاڑوں پر بھی حکومت تھی اور آپ کو اپنے امتیوں کا علم تھا کہ ان کا وصال کس کس حالت میں ہوگا۔

دور و نزدیک سے سننا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ اچانک ایک آہٹ سنی تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا

تم جانتے ہو کہ یہ آہٹ کیسی ہے۔ تو ہم نے عرض کیا۔

اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ

اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔

تو رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهٖ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَهُوَ يَهْوِيْ فِي النَّارِ الْاٰنَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى قَعْرِهَا

یہ آہٹ پتھر کی ہے جو کہ آج سے ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا اور اب وہ دوزخ کے نیچے پہنچا ہے۔ (صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۳۸۱ باب جہنم اعاذنا اللہ منھا)

عقیدہ

نبی پاک ﷺ کی قوت سماعت کے آگے دور اور نزدیک کا کوئی امتیاز نہیں ستر سال پتھر نیچے گرتا رہے تو خود ہی اندازہ لگائیں کہ وہ کتنے کروڑ میل فاصلہ بنے گا نبی پاک ﷺ اس پتھر کے جہنم کے تہہ پر پہنچنے کی آواز مدینہ طیبہ میں سن رہے ہیں رسول مقبول ﷺ اپنے امتیوں اور غلاموں کا درود و سلام بھی سنتے ہیں۔ امتی جہاں کہیں سے بھی پڑھے۔ امام اہل سنت، الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی لئے فرمایا ہے۔

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

بھیڑیئے کا بتانا کہ نبی پاک ﷺ ما کان و ما یکون کا علم رکھتے ہیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بھیڑیا کسی بکریوں کے چرواہے کی طرف گیا۔ ان میں سے ایک بکری پکڑی۔ چرواہے نے اس سے بکری کو چھڑا لیا۔ بھیڑیا ٹیلہ پہ چڑھ گیا، اور بولا، میں نے اس روزی کا ارادہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے دی۔ پھر تو نے وہ مجھ سے چھین لی، تو اس چرواہے نے بھیڑیئے کو کلام کرتے دیکھ کر کہا۔

اللہ کی قسم میں نے آج جیسا واقعہ کبھی نہیں دیکھا کہ بھیڑیا باتیں کر رہا ہے تو بھیڑیئے نے کہا:

اَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِي النَّخَلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضٰى

وَمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ

اس سے عجیب تر یہ ہے کہ ایک صاحب دو پہاڑوں کے درمیان کھجوروں کے جھنڈوں میں (مدینہ منورہ میں) تمہیں گذری ہوئی اور بعد میں ہونے والی باتوں کی خبر دے رہے ہیں۔ وہ شخص (چرواہا) یہودی تھا۔

فَجَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ وَاَسْلَمَ

تو وہ شخص نبی پاک ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور بھیڑیئے کی بات بتائی اور مسلمان ہو گیا۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۴۱)

عقیدہ

نبی پاک ﷺ جو ہو گیا اور جو ہونے والا ہے ان سب کی خبر رکھتے ہیں۔

بھیڑیا ایک درندہ ہے۔ وہ بھی یہ یقین رکھتا ہے۔ مگر جو مولوی یا عالم دین مبلغ ہو کر اس حقیقت کا انکار کرے وہ تو بھیڑیئے سے بھی گیا گذرا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی لوگوں کے لئے فرمایا ہے۔ کہ

اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ

تو دانائے ماکان و مایکون ہے
مگر بے خبر بے خبر دیکھتے ہیں

شیطان کا وظیفہ بتانا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رمضان کے فطرانہ کی نگہداشت پر مقرر فرمایا میرے پاس ایک شخص آیا۔ اور غلے سے بھرنے لگا میں نے اسے پکڑ لیا۔ اور کہا تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔ اس نے کہا میں محتاج ہوں، عیالدار ہوں، اور بڑا ہی مجبور ہوں۔ یہ سن کر میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔

يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ

اے ابوہریرہ رات والے چور کا کیا ہوا؟

میں نے عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ) جب اس نے بہت زیادہ منت سماجت کی تو مجھے اس پر رحم آ گیا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ تو فرمایا:

اَمَا اِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَ سَيَعُوْدُ

وہ تم سے جھوٹ بول گیا اور وہ عنقریب پھر آئے گا۔

فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ سَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهٗ

پس اب مجھے یقین ہو گیا کہ وہ پھر آئے گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ تو اس کی انتظار میں رہا۔ چنانچہ وہ آیا۔ اور غلہ سے لپ بھرنے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا۔ اور کہا میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دیجئے محتاج ہوں۔ میرے اوپر بال بچوں کا بوجھ ہے۔ میں پھر نہیں آؤں گا۔ مجھے رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ

اے ابوہریرہ تمہارے قیدی نے کیا کہا۔

میں نے عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ)! اس نے سخت محتاجی اور بال بچوں کا عذر کیا۔ مجھے اس پر رحم آ گیا اور اسے چھوڑ دیا۔ فرمایا:

اَمَا اِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَ سَيَعُوْدُ .

خبردار رہو۔ اس نے جھوٹ بولا وہ عنقریب پھر آئے گا۔

میں نے تیسری بار اس کا انتظار کیا وہ آیا اور غلہ سے لپ بھرنے لگا تو میں نے اس کو پکڑ لیا۔ اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔ تو کہتا ہے کہ نہیں آؤں گا۔ پھر آ جاتا ہے۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو۔

اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا

میں تجھے چند کلمات بتاتا ہوں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ تجھے نفع دے گا۔ میں نے کہاوہ کیا ہیں۔ تو اس نے کہا۔

اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَاْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ حَتّٰى تَخْتِمَ الْاٰيَةَ فَاِنَّكَ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ

جب تو رات کو بستر پر لیٹے تو آیت الکرسی لا الہ الا ھو الحی القیوم آخر آیت تک پڑھ لیا کر۔ تو اللہ تعالیٰ تجھ پر ایک فرشتہ حفاظت کرنے والا بھیج دے گا۔ پھر صبح تک شیطان تیرے قریب نہ آئے گا۔

تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ

ابو ہریرہ تمہارے قیدی نے کیا کہا؟

تو میں نے عرض کیا اس نے کہا مجھے ایسے کلمات سکھائے گا جن سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے گا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَمَا اِنَّهٗ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ

خبردار رہنا وہ بڑا جھوٹا ہے لیکن تجھ سے بات سچی کہی ہے۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے ابو ہریرہ! جانتے ہو تم جس سے تم تین دن سے گفتگو کر رہے ہو وہ کون ہے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا وہ شیطان تھا۔

(صحیح بخاری شریف جلد ا صفحہ ۳۱۰، مشکوۃ شریف صفحہ ۱۸۵)

عقیدہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو گزرے ہوئے اور آئندہ ہونے والے واقعات کی خبریں دیں اور صحابہ نے ان واقعات کی تصدیق بھی کی۔

نیز شیطان انسانی شکل میں آتا ہے۔ اور وظائف بھی بتاتا ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے بچنا چاہیے اور وعظ اور وظائف ان حضرات سے حاصل کرنے چاہیے جن کے عقائد میں عظمت رسول اور محبت رسول کا اظہار ہوتا ہو۔ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست

قوت حافظہ عطا فرمانا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کون شخص اپنا کپڑا بچھائے گا تا کہ میری اس حدیث کو یاد رکھے۔ پھر اس کپڑے کو اپنے سینے سے لگائے۔

فَاِنَّهٗ لَمْ يَنْسِ شَيْئًا سَمِعَهٗ

تو پھر وہ کبھی کوئی سنی ہوئی بات نہ بھولے گا۔

فَبَسَطْتُّ بُرْدَةً عَلَيَّ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ حَدِيْثِهٖ ثُمَّ جَمَعْتُهَا اِلٰى صَدْرِيْ فَمَا نَسِيْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ شَيْئًا حَدَّثَنِيْ بِهٖ

پھر میں نے اپنی چادر بچھا دی۔ اس کے بعد میں آج تک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کی ہوئی حدیث نہیں بھولا۔ (صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۳۰۲ باب من فضائل ابی ہریرہ)

عقیدہ

قوت حافظہ انسان کی ایک صفت ہے جو قدرتی طور پر لوگوں کو عطا ہوتی ہے۔ مگر ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت عطا فرمائی تھی کہ وہ صفات انسانیہ بھی عطا فرماتے تھے۔ کم چیز ہو تو وہ ہاتھ پھیلا کر بھی لی جا سکتی ہے۔ مگر زیادہ چیز ہو تو اس کے لئے چادر اور کپڑا بچھایا جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دریائے رحمت جوش میں تھا فرمایا:

اَيُّكُمْ يَبْسُطُ ثَوْبَهٗ

تم میں سے کون ہے جو اپنا کپڑا بچھائے گا۔ معلوم ہوا کہ یہ بڑی عطا ہے۔ حضرت

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فوراً کپڑا بچھا دیا۔ اس عقیدہ پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قوت حافظہ عطا فرمائیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں کبھی کوئی حدیث نہیں بھولا۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خاں گجراتی فرماتے ہیں۔

مالک ہیں خزانہ قدرت کے جو جس کو چاہیں دے ڈالیں
دی خلد جناب ربیعہ کو بگڑی لاکھوں کی بنائی ہے

نیک عمل سے گناہ معاف ہونا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص جا رہا تھا راستہ میں اس نے ایک خاردار شاخ دیکھی اس نے اس کو اٹھا کر ایک طرف کر دیا۔

فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ

تو اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ نیکی قبول کر لی اور اس کو بخش دیا۔

(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۳۲۸)

عقیدہ

نیکیوں کے بدلے اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرما دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ اہل سنت و جماعت مسلمانوں کے لئے ایصال ثواب کرتے ہیں۔ کیونکہ مردوں کو قرآن پڑھ کر ایصال ثواب کرنے سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

مقام اولیاء اللہ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ

بہت سے غبار آلود بکھرے ہوئے بالوں والے اور دروازوں سے دھتکارے جانے والے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر اعتماد کر کے قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کو ان کی قسم میں سچا کر دیتا ہے۔ (صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۳۲۹)

عقیدہ

اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے ارشادات اور احکامات کی تعمیل کرنے سے یہ مقام حاصل ہوا ہے کہ وہ جو کہہ دیں اللہ تعالیٰ اسی طرح فرما دیتا ہے۔ یہ مقام اور عظمت اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمایا ہے۔

ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

اولیاء اللہ کا اللہ تعالیٰ کے ہاں مقام

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيْلَ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ قَالَ فَيُحِبُّهٗ جِبْرِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِي السَّمَاءِ فَيَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَآءِ قَالَ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے۔ تو جبریل کو بلاتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ میں فلاں سے محبت کرتا ہوں۔ تم بھی اس سے محبت کرو۔ تو جبریل علیہ السلام اس سے محبت کرتا ہے۔ پھر جبریل آسمانوں میں منادی کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے۔ تم بھی فلاں سے محبت کرو۔ پھر آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں پھر اس کے لئے زمین میں مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ (صحیح مسلم شریف جلد ۲ ص ۳۳۱)

عقیدہ

اولیاء اللہ سے محبت کرنا یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے ان سے محبت کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔

اولیاء اللہ کی شہرت اور مقبولیت اللہ تعالیٰ خود کراتا ہے۔

اور ان کو اللہ تعالیٰ نے بڑے اعزاز و اکرام سے نوازا ہوتا ہے۔ ان کو بڑی توفیق اور اختیارات دیئے ہوتے ہیں۔

حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اور وہ مجھ سے جو مانگے میں اسے عطا کر دیتا ہوں۔ (صحیح بخاری شریف۔ مشکوٰۃ)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے عقائد

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب چیز سے محبت کرنا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ اور کچھ کھانا تیار کیا۔ میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس دعوت میں گیا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جو کی روٹی اور شوربہ رکھا۔ اس میں کدو اور گوشت تھا۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیالہ میں کدو تلاش کر رہے تھے۔ میں اس دن سے کدو سے محبت رکھتا ہوں۔ (صحیح مسلم شریف صفحہ ۱۸۰ باب جواز اکل اعراق)

عقیدہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ چیز کو محبوب رکھنا مستحب ہے۔ اور اس کی طلب کرنا جائز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات کو صحابہ کرام علیہم الرضوان محبوب رکھتے تھے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بال مبارک آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وضو مبارک کا پانی اپنے جسموں پر ملتے تھے۔

انگلیاں ہیں فیض پر

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ عصر کا وقت ہو چکا تھا لوگوں نے وضو کے لئے پانی تلاش کیا۔ مگر نہ ملا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ پانی لایا گیا۔

فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ الْاِنَآءِ یَدَہٗ

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک اس برتن میں رکھ دیا اور لوگوں کو اس پانی سے وضو کرنے کا حکم فرمایا:

رَاَیْتُ الْمَآءَ یَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِہٖ فَتَوَضَّاءَ النَّاسُ حَتّٰی تَوَضَّؤُا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِھِمْ

میں نے دیکھا پانی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مبارک انگلیوں کے نیچے سے پھوٹ رہا تھا اور شروع سے آخر تک تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔

حضرت ابو حمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت اندازاً تین سو آدمی ہوں گے۔

(صحیح بخاری شریف جلد ا صفحہ ۹ ۲۷، صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۴۵ باب فی معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

عقیدہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل ہیں۔ بلکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جسم اقدس کا ہر عضو بے مثل ہے۔ نیز معلوم ہوا کہ تھوڑی چیز کو زیادہ کرنے کی قوت اور طاقت اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائی ہے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے مستفیض ہوتے تھے۔

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

ستاروں کی تعداد کا علم

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کی مقدار اتنی ہے جتنا ایلہ اور یمن کے صنعاء میں فاصلہ ہے۔

وَاَنَّ فِیْہِ مِنَ الْاَبَارِیْقِ کَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ

اور اس کے برتنوں کی تعداد آسمان کے ستاروں کے برابر ہے۔

(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۵۱ باب اثبات حوض نبینا)

عقیدہ

آسمان کے ستاروں کا کسی کو علم نہیں۔ مگر ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان کے ستاروں کا بھی علم ہے۔ تب ہی تو فرمایا جتنے آسمان کے ستارے ہیں۔ اتنے ہی حوض کوثر کے پیالے ہیں۔

ام المومنین سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے بھی یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ جس میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے آسمان کے ستاروں کے برابر نیکیوں والے شخص سے متعلق پوچھا تھا۔ تو آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام لیا تھا۔ کیونکہ اُم المومنین رضی اللہ عنہا کے سوال کا جواب وہ ہی دے سکتا تھا جو ستاروں کی تعداد بھی جانتا ہو اور جس شخص کا نام لے گا اس کی نیکیوں کو بھی جانتا ہو معلوم ہوا کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ستاروں کی تعداد کا بھی علم ہے۔

گھوڑے کی تیز رفتاری

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ حسین، سب سے زیادہ سخی۔ سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ خوف زدہ ہو گئے۔ صحابہ اس آواز کی طرف گئے۔ راستہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ سے واپس آتے ہوئے ملے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی گردن مبارک میں تلوار تھی۔ اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرما رہے تھے تم کو خوفزدہ نہیں کیا گیا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

وَجَدْنَاہُ بَحْرًا اَوْ اِنَّہٗ لَبَحْرٌ

ہم نے اس (گھوڑے) کو سمندر کی مانند رواں دواں پایا یا وہ سمندر تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

کَانَ فَرَسًا یُبَطَّاءُ

وہ گھوڑا بہت سست رفتار تھا۔

(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۵۲ باب فی شجاعۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

عقیدہ

نبی پاک ﷺ جیسا شجاع اور بہادر کوئی نہ تھا۔ اور آپ (ﷺ) جیسا سخی بھی کوئی نہ تھا نیز آپ (ﷺ) کا جسم مبارک گھوڑے کے جسم کے ساتھ لگنے سے وہ سست رفتار گھوڑا تیز رفتار ہو گیا۔ نبی اکرم نور مجسم ﷺ کا جسم مبارک بہت برکت والا ہے۔ اور نفع بخش ہے۔

دست مبارک سے برکت حاصل کرنا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ جب صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو مدینہ منورہ کے خدام پانی سے بھرے ہوئے اپنے برتن لے کر آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے تو آپ (ﷺ) ہر برتن میں اپنا ہاتھ مبارک ڈبو دیتے۔ کئی مرتبہ سرد صبح میں یہ واقعہ ہوتا۔

فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيهَا

تو آپ اپنا ہاتھ مبارک ان میں ڈبو دیتے۔

(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۵۶ باب قرب النبی ﷺ من الناس وتبرکھم بہ)

عقیدہ

علامہ ابی مالکی رحمۃ اللہ علیہ شارح مسلم اس حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نبی پاک ﷺ کے ہاتھ مبارک کے لمس سے برکت حاصل کرنے کے لئے پانی میں ہاتھ لگواتے تھے۔ معلوم ہوا صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نزدیک بھی آپ (ﷺ) کا ہاتھ مبارک بابرکت اور نفع بخش تھا۔ نیز یہ معلوم ہوا کہ بزرگوں کے ہاتھ مبارک لگنے سے چیز متبرک ہو جاتی ہے۔

موئے مبارک اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عقیدت

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حجام آپ (ﷺ) کا سر مبارک مونڈ رہا تھا اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب آپ (ﷺ) کے ارد گرد گھوم رہے تھے۔

فَمَا يُرِيْدُوْنَ اَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ اِلَّا فِيْ يَدِ رَجُلٍ

وہ چاہتے تھے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کوئی بال مبارک بھی زمین پر گرنے کی بجائے ان کے ہاتھ میں گرے۔

(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۵۶ باب قرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الناس وتبرکھم، کتاب الشفا جلد ۲ صفحہ ۳۹)

عقیدہ

صحابہ کرام علیہم الرضوان آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بال مبارک کو بطور تبرک اٹھاتے۔ اور اپنے پاس رکھتے تھے۔ اس سے فائدہ حاصل کرتے تھے۔ علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اہل سیر حضرات نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا بال مبارک ٹوپی میں رکھنا درج فرمایا ہے۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری صفحہ ۳۷ جلد ۳ مطبوعہ مصر، شفا شریف جلد ۲ صفحہ ۵۶، نسیم الریاض جلد ۳ صفحہ ۴۳۴)

علامہ ابو مالکی شارح مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی حدیث شریف کی شرح میں فرمایا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک بطور تبرک رکھتے تھے۔ اور ان کی تعظیم وتکریم فرماتے۔ (اکمال اکمال المعلم جلد ۶ صفحہ ۱۲۴)

ام المومنین سیدنا ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا کے پاس چاندی کی ڈبیہ تھی اس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک تھے۔ جب کوئی بیمار آتا تو آپ اس چاندی کی ڈبیہ کو پیالہ میں حرکت دے کر وہ پانی دے دیتیں۔ بیمار اس کو پی لیتا تو شفایاب ہو جاتا۔

(صحیح بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۸۷۵، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۹۱)

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عمل جو تھا۔ اس کے متعلق کہیں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد مبارک نہیں ملتا۔ مگر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ عمل کرنا کس لیے تھا۔ صرف اور صرف ان کی محبت اور عقیدت ایسا کرنے پر مجبور کرتی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی عمل محبت اور عقیدت سے کیا جائے اور اس کا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حکم اور ارشاد نہ بھی ہو وہ جائز ہے۔ اس کا ثبوت پوچھنا کیا حضور

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا حکم فرمایا ہے۔ یا خود کیا ہے، صریحاً غلط ہے۔ کئی گروہ اور جماعتیں عام اس قسم کا مطالبہ کرتی ہیں ان کو صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اس عمل اور پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو منع نہ فرمانے سے اپنا نظریہ اور انداز بدلنا چاہیے۔ کرنے والوں کو مطعون نہ کرنا چاہیے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی وصیت

علامہ ابن حجر عسقلانی شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت نقل فرمائی ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے پاس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا بال مبارک تھا۔ جس کے متعلق آپ نے حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ (تابعی) کو وصیت فرمائی تھی۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۲۴۷ مطبوعہ مصر)

جب میرا انتقال ہو جائے تو یہ بال مبارک میری زبان کے نیچے رکھ دینا۔ حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

فَوَضَعْتُهَا تَحْتَ لِسَانِهٖ فَدُفِنَ وَهِيَ تَحْتَ لِسَانِهٖ

پس میں نے وہ بال مبارک ان کی زبان کے نیچے رکھ دیا۔ اور ان کو دفن کر دیا گیا۔ وہ بال مبارک ابھی تک ان کی زبان کے نیچے ہی ہے۔

(اصابہ فی تمیز الصحابہ جلد ۱ صفحہ ۷۱ مطبوعہ بیروت)

عقیدہ

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ تھا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موئے مبارک کی برکت قبر میں بھی کام آئے گی تب ہی تو وصیت فرمائی۔ اور اس وصیت پر حضرت ثابت بنانی تابعی رضی اللہ عنہ نے عمل بھی کیا۔

حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ وہ شخصیت ہیں۔ جن کو جلیل المرتبت محدثین نے ان کی تدفین کے وقت قبر میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ جس کا تذکرہ دیوبندی تبلیغی جماعت کے مولوی زکریا صاحب سہارن پوری نے فضائل نماز باب ۳ خضوع اور خشوع کے بیان

میں کیا ہے۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوالعباس مہدی سیاری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں ان کی بھی ایسی ہی وصیت کا تذکرہ فرمایا ہے۔ ان کے پاس بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بال مبارک تھے۔ انہوں نے وصیت فرمائی کہ یہ دونوں بال مبارک میرے منہ میں رکھ دیئے جائیں۔

چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ

امروز گوراو بمرو ظاہراست مرداں بحاجت خواستن آنجا شوند ومہمات از آنجا طلبند ومجرب است

ان کی قبر مبارک مرو میں ہے۔ لوگ وہاں اپنی حاجات لے کر جاتے ہیں اور اپنی مہمات و حاجات طلب کرتے ہیں۔ اور ان کی حاجات پوری ہوتی ہیں۔ اور یہ مجرب ہے۔ (کشف المحجوب فارسی صفحہ ۱۴۳)

معلوم ہوا کہ اکابر اولیاء اللہ بھی اس کے مطابق عقیدہ رکھتے ہیں کہ پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی برکت سے حاجات اور مشکلات حل ہوتی ہیں۔

حاجت روا رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت کی عقل میں کچھ فتور تھا وہ کہنے لگی۔

یَارَسُوْلَ اللہِ اِنَّ لِیْ اِلَیْكَ حَاجَةً

اے اللہ کے رسول! مجھے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کچھ حاجت ہے۔ تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا۔ اے اُمِّ فلاں۔ جس گلی میں چاہو انتظار کرو۔ میں تمہاری حاجت پوری کروں گا۔ پھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے راستہ میں اس سے بات کی اور اس کی حاجت پوری کر دی۔

(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۵۶ باب قرب النبی علیہ السلام من الناس)

عقیدہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حاجات لے کر آتے تھے۔ اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کی حاجت روائی فرماتے تھے۔

جسم اطہر سے خوشبو

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ مبارک نہایت صاف اور چمکدار تھا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا پسینہ مبارک یوں جیسے موتی ہوتے تھے۔ جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) چلتے تو پوری قوت سے چلتے۔ میں نے کبھی کوئی موٹا ریشم یا باریک ریشم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک سے زیادہ ملائم نہیں دیکھا۔ اور نہ میں نے کسی مشک یا عنبر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے جسم اطہر) کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار پایا۔

(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۵۷، صحیح بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۲۶۴، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۱۷)

عقیدہ

علامہ قاضی عیاض محدث رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پسینہ مبارک کی خوشبو۔ اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نجاستوں اور جسمانی فضلات سے پاکیزہ ہونا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خصوصیات میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایسی خصوصیات سے نوازا جو دوسروں میں نہیں ہیں۔ (شفا شریف جلد ۱ صفحہ ۲۹)

پسینہ مبارک سے برکت حاصل کرنا

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے۔ اور ان کے بستر پر سو گئے۔ وہ آئیں تو ان کو بتایا گیا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے گھر تمہارے بستر پر سوئے ہوئے ہیں۔ وہ آئیں در آں حالیکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پسینہ آ رہا تھا اور چمڑے کے بستر پر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا پسینہ مبارک اکٹھا ہو گیا تھا۔ حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنا ڈبہ کھولا اور پسینہ مبارک پونچھ پونچھ کر اپنی شیشیوں

میں بھرنے لگیں۔ نبی پاک ﷺ اٹھے اور فرمانے لگے۔

ام سلیم تم کیا کر رہی ہو؟ عرض کیا یارسول اللہ! (ﷺ)

نَرْجُوْا بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا

ہم اس (پسینہ) میں اپنے بچوں کے لئے برکت کی امید رکھتے ہیں۔ تو آپ (ﷺ) نے فرمایا اَصَبْتِ تمہاری امید درست ہے۔

(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۵۷ باب طیب عرق النبی ﷺ)

عقیدہ

نبی پاک ﷺ کے جسم اطہر سے لگی ہوئی چیز سے برکت حاصل کرنا صحابہ کرام علیہم الرضوان کا معمول رہا۔ اور نبی پاک ﷺ نے اس کی تصدیق فرمائی تھی نیز معلوم ہوا محبت اور عقیدت سے کسی کام کو کرنا جس سے دین اسلام اور شریعت مطہرہ کی عظمت و رفعت میں کوئی فرق نہ آتا ہو۔ خواہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا حکم بھی نہ فرمایا ہو وہ کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ آپ (ﷺ) نے اپنے پسینہ مبارک کو شیشیوں میں اکٹھا کرنے اور اس سے برکت حاصل کرنے کا حکم تو نہ فرمایا تھا یہ تو ام سلیم رضی اللہ عنہا اپنی عقیدت اور محبت سے کرتی تھیں۔ پوچھنے پر حضور پرنور ﷺ نے ان کو منع بھی نہ فرمایا بلکہ ان کے عقیدہ کی تصدیق فرمادی۔ یہ اہل سنت و جماعت کے مسلک کی تائید ہے۔

جو چاہو پوچھو

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورج ڈھلنے کے بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور انہیں نماز ظہر پڑھائی جب آپ (ﷺ) نے سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہو کر قیامت کا ذکر فرمایا۔ یہ بتلایا کہ اس سے قبل بڑے بڑے امور ظاہر ہوں گے پھر فرمایا:

مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْاَلَنِىْ عَنْ شَىْءٍ فَلْيَسْاَلْنِىْ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَا تَسْاَلُوْنَنِىْ عَنْ شَىْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ بِهٖ مَادُمْتُ فِىْ مَقَامِىْ هٰذَا

جو شخص ان کے متعلق مجھ سے پوچھنا چاہتا ہو وہ سوال کرے۔ اللہ کی قسم! میں جب

تک اس جگہ کھڑا ہوں تم جس چیز کے متعلق بھی پوچھو گے میں تم کو اس کی خبر دوں گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب لوگوں نے یہ سنا تو انہوں نے بہت رونا شروع کر دیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہ فرماتے تھے۔ سَلُوْنِیْ مجھ سے پوچھو۔

حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔

مَنْ اَبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

یارسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا:

اَبُوْکَ حُذَافَۃُ

تمہارا باپ حذافہ ہے۔ (صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۶۳ باب کراھۃ اکثار السوال)

عقیدہ

حضور پرنور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بار بار ارشاد فرمانا سَلُوْنِیْ مجھ سے سوال کرو مجھ سے جو پوچھنا ہے۔ پوچھو۔ اس سے عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر چیز کا علم عطا فرمایا تھا پھر حضرت حذافہ رضی اللہ عنہ کو لوگ کسی اور آدمی کی طرف منسوب کرتے تھے۔ تو آپ نے سمجھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے سوال کر کے اس الزام کی بھی وضاحت کرالوں تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ تیرا باپ حذافہ ہے اس سے پہلے بھی وہ اسی کی طرف منسوب تھا۔ جو لوگ کہتے تھے ایک الزام تھا۔

حیات الانبیاء اور علم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

هٰذَاب مَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِهٖ

معراج کی شب میرا کثیب احمر کے پاس سے گذر ہوا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۶۸ باب من فضائل موسیٰ)

عقیدہ

اللہ تعالیٰ کے نبی زندہ ہیں۔اور وہ اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں۔نیز معلوم ہوا کہ نبی پاک ﷺ قبر کے اندر کے حالات جانتے ہیں۔جن کا غیب سے تعلق ہے۔

تب ہی تو فرمایا:

هُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ

وہ اپنی قبر میں کھڑے ہوکر نماز پڑھ رہے تھے۔

نبی پاک ﷺ کی دعا کی برکت

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ مجھ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئیں۔اور عرض کیا یارسول اللہ!

هٰذَا اُنَيْسٌ اِبْنِيْ اَتَيْتُكَ بِهٖ يَخْدُمُكَ فَادْعُ اللّٰهَ لَهٗ

یہ انس میرا بیٹا ہے۔میں آپ (ﷺ) کے پاس اس کو آپ (ﷺ) کی خدمت کے لئے لائی ہوں۔آپ اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے دعا فرمائیں۔

تو آپ (ﷺ) نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَ وَلَدَهٗ

اے اللہ اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کردے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا:

فَوَاللّٰهِ اِنَّ مَالِيْ لَكَثِيْرٌ وَاِنَّ وَلَدِيْ وَوَلَدِ وَلَدِيْ لَيَتَعَادُّوْنَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ

اللہ کی قسم میرا مال بہت زیادہ ہے اور آج میری اولاد اور اولاد کی اولاد سو کے لگ بھگ ہیں۔

(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۹۸ باب من فضائل انس)

عقیدہ

صحابہ کرام علیہم الرضوان اپنی اولاد کو بارگاہ نبوی میں پیش کر کے ان کے لئے دعا کراتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ حلفاً بیان فرماتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے میں کثیر المال اور کثیر الاولاد ہوں۔

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
دلہن بن کے نکلی جب دعائے محمد

المرء مع من احب

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔

مَتَی السَّاعَةُ

قیامت کب ہوگی؟

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا اَعْدَدْتَّ لَهَا

تم نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے۔ تو اس نے عرض کیا۔

حُبُّ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت

تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ

تم اس کے ساتھ رہو گے جس سے تم کو محبت ہوگی۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے کے بعد ہم کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد مبارک سے بڑھ کر اور کسی چیز سے خوشی نہیں ہوئی۔

فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ

تم اس کے ساتھ رہو گے۔ جس سے تم کو محبت ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

فَاَنَا اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَاَبَابَکْرٍ وَّعُمَرَ فَاَرْجُوْاَنْ اَکُوْنَ مَعَھُمْ وَاِنْ لَّمْ اَعْمَلْ بِاَعْمَالِھِمْ

پس میں اللہ اور اس کے رسول مقبول اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے محبت رکھتا ہوں۔ اور مجھے امید ہے کہ میں ان کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میرے اعمال ان کے اعمال کی طرح نہیں ہیں۔ (صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۳۳۱، ۳۳۲)

عقیدہ

نبی پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت، صحابہ کرام اور اولیاء الرحمٰن علیہم الرضوان سے محبت رکھنے والا خسارہ میں نہیں رہتا۔ اس کا حشر قیامت کے دن انہیں کے ساتھ ہوگا جب ان سے محبت رکھنے میں اتنا فائدہ ہے تو ان کے وجود زیادہ برکت والے ہوں گے۔

بہت ہی زیادہ محبت رکھنے میں ان کی زندگی، حیات کی قید نہیں۔ معلوم ہوا کہ اولیاء کاملین انتقال کے بعد بھی نفع رساں ہیں۔

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے عقائد

کھانے پر دعا مانگنا اور کھانے میں برکت

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خندق کھودی گئی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھوک کی شدت کے آثار دیکھے۔ میں اپنی اہلیہ کے پاس گیا۔ اور اسے پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے کیونکہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم میں بھوک کی شدت کے آثار دیکھے ہیں۔ تو اس نے ایک تھیلہ نکالا۔ جس میں چار کلو جَو تھے۔ اور ہمارے پاس ایک پالتو بکری تھی۔ میں نے اس بکری کو ذبح کیا اور میری بیوی نے آٹا پیسا۔ وہ بھی

میرے ساتھ ساتھ فارغ ہوگئی۔ میں نے بکری کا گوشت کاٹ کر دیگچی میں ڈالا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے لگا۔ تو میری بیوی نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ اور آپ (ﷺ) کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے سامنے شرمندہ نہ کرنا۔ میں آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ (ﷺ) کے کان میں عرض کیا یارسول اللہ! ہم نے بکری کا ایک بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو پیس لئے ہیں۔ جو ہمارے پاس تھے۔ آپ (ﷺ) چند صحابہ کو لیکر ہمارے ہاں تشریف لے چلیں۔ تو رسول پاک ﷺ نے بآواز بلند فرمایا۔

يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُوْرًا فَحَيَّلَا بِكُمْ

اے اہل خندق! جابر نے تمہاری دعوت کی ہے۔ سو تم لوگ چلو۔ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تُخْبِزُنَّ عَجِيْنَتَكُمْ حَتّٰى اَجِيْءَ

جب تک میں نہ آؤں ہنڈیا نہ اتارنا اور نہ ہی روٹی پکانا۔ پھر میں آیا رسول پاک ﷺ بھی صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ تشریف لے آئے۔ میں اپنی اہلیہ کے پاس گیا۔ اس نے کہا تمہاری ہی فضیحت اور رسوائی ہوگی۔ میں نے کہا جو کچھ تم نے کہا تھا میں نے وہی کیا ہے۔ پھر اس نے گندھا ہوا آٹا نکالا:

فَبَصَقَ فِيْهَا وَ بَارَكَ

تو آپ (ﷺ) نے اس میں لعاب دہن شریف ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ (ﷺ) نے ہنڈیا میں لعاب دہن شریف ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی پھر فرمایا ایک اور روٹیاں پکانے والی کو بلا لو تمہارے ساتھ مل کر روٹیاں پکائے ہنڈیا سے سالن نکالنا مگر اس کو چولہے سے نہ اتارنا۔

وَهُمْ اَلْفٌ فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَاَكَلُوْا حَتّٰى تَرَكُوْهُ

اور وہ صحابہ ایک ہزار تھے۔ اللہ کی قسم! ان سب نے کھانا کھایا اور بچا دیا۔ اور جس

وقت وہ واپس آگئے تو ہماری ہنڈیا اسی طرح جوش مار رہی تھی اور ہمارا گندھا ہوا آٹا اتنا ہی تھا اور اس کی اسی طرح روٹیاں پک رہی تھیں۔
(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۱۷۸ باب جواز استتباعہ غیرہ)

عقیدہ

کھانا سامنے رکھ کر دعا مانگنا جائز ہے۔ تھوڑی چیز کو زیادہ کرنا یہ پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے۔ نیز نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم ہونے کے باوجود کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے گھر اتنے صحابہ کے کھانے کا انتظام نہیں تمام لشکر کو لے جانے کا حکم فرمانا اور یہ فرمانا کہ ہمارے آنے تک ہنڈیا نہ اتارنا۔ اور روٹیاں نہ پکانا۔ اس سے اظہر من الشمس ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) جانتے تھے کہ اس کھانے اور روٹیوں سے تمام لشکر سیر ہو جائے گا۔ جو کہ علم غیب سے تعلق رکھتا ہے۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لشکر میں ایک ہزار مجاہدین تھے۔

نفع رسانی اور دم

سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عمرو کو سانپ کے ڈنگ لگنے کی صورت میں دم کرنے کی اجازت دی ہم میں سے ایک شخص کو بچھو نے ڈنگ مار دیا اس وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں دم کروں؟ تو فرمایا:

مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ

تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہو وہ اس کو نفع پہنچائے۔
(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۲۳ باب استحباب الرقیہ من العین والنملۃ والحمہ)

عقیدہ

اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے نفع حاصل کرنا جائز ہے۔ اور اس کو اللہ کی مخلوق سمجھتے ہوئے

نفع رساں سمجھنا بھی جائز ہے۔ کیونکہ نبی پاک ﷺ نے خود ارشاد فرمایا۔
جو شخص اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہے وہ اس کو نفع پہنچائے نیز دم کرنا جائز ہے۔ اور نبی پاک ﷺ کی سنت ہے۔

بے مثل نبی

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ اِنَّہٗ لَا یَنْبَغِیْ لِلشَّیْطٰنِ اَنْ یَتَمَثَّلَ فِیْ صُوْرَتِیْ
جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھ ہی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں آسکتا۔ (صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۴۲ کتاب الرویا)

عقیدہ

حضور پرنور ﷺ کی ذات اقدس بے مثل ہے شیطان ہر ایک کی شکل وصورت اختیار کرسکتا ہے۔ مگر پیارے مصطفےٰ ﷺ کی صورت میں وہ نہیں آسکتا۔ وہ لوگ جو نبی ﷺ کی مثلیت کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ وہ دوسرے معنے میں اپنے آپ کو شیطان سے بڑھ کر سمجھتے ہیں کیونکہ وہ تو مثل نہیں بن سکتا اور یہ بن رہے ہیں۔

گھی والی کپی

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام مالک رضی اللہ عنہا نبی پاک ﷺ کو ایک کپی میں گھی ہدیہ کے طور پر بھیجا کرتی تھیں ان کے بیٹے ان سے سالن مانگتے تو ان کے پاس کوئی چیز نہ ہوتی تھی تو جس کپی میں وہ نبی پاک ﷺ کو گھی بھیجا کرتی تھیں اس میں سے ان کو کچھ گھی مل جاتا تو ان کے گھر میں سالن کا مسئلہ اس سے حل ہوتا رہا ایک دن انہوں نے اس کپی کو نچوڑ لیا۔ اور نبی پاک ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا تم نے کپی کو نچوڑ لیا عرض کیا ہاں تو آپ (ﷺ) نے فرمایا:
لَوْ تَرَکْتِیْھَا مَا زَالَ قَائِمًا

اگر تم اس کو اسی طرح رہنے دیتی تو اس سے گھی اسی طرح ملتا رہتا۔

(مسلم شریف جلد۲ صفحہ ۲۴۶ باب فی معجزات النبی ﷺ)

عقیدہ

بزرگوں کو ہدیہ بھیجنا اور اس کو قبول کرنا جائز ہے اور نبی پاک ﷺ کی سنت ہے ہدیہ قبول کرنے والے کی دعا سے برکت بھی ہوتی ہے۔ نیز یہ معلوم ہوا ہے نبی پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز بھی عطا فرمایا ہے کہ اگر وہ چاہیں تو وہ برکت ختم بھی نہ ہو۔

بارگاہ بیکس پناہ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی پاک ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر کچھ کھانا مانگا تو آپ (ﷺ) نے اسے نصف وسق (ایک سو بیس کلوگرام) جو عطا فرمائے۔ وہ شخص اس کی اہلیہ اور ان کا مہمان وہ جو کھاتے رہے۔ حتیٰ کہ ایک دن انہوں نے ان کو ماپ لیا۔ پھر وہ نبی پاک ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ تو آپ (ﷺ) نے اس کو فرمایا:

لَوْلَا تَكِلْهُ لَا كُلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ

اگر تم اس کو نہ ماپتے تو تم وہ جو کھاتے رہتے اور وہ جو یوں ہی باقی رہتے۔

(صحیح مسلم شریف جلد۲ صفحہ ۲۴۶ باب معجزات النبی ﷺ)

عقیدہ

صحابہ کرام علیہم الرضوان پیارے مصطفےٰ ﷺ کو بیکس پناہ سمجھتے تھے اور کوئی حاجت ہوتی اور پریشانی تو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کرتے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی حاجت براری فرماتے۔

جو گدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا نور کا
نور کی سرکار سے کیا اس میں توڑا نور کا

کسی کو نہیں نہ فرمایا

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا

کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کا سوال کیا گیا ہو اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ''نہیں'' فرمایا ہو۔ (صحیح مسلم شریف جلد ۱ صفحہ ۲۵۳ باب سخاوتہ صلی اللہ علیہ وسلم)

عقیدہ

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ وہ عظیم بارگاہ ہے جس میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں اور جو بھی سائل آتا ہے۔ جھولیاں بھر کر لئے جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ کا سائل ہونا شرک نہ ہے۔ بلکہ عین اسلام ہے۔ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نے بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سَلْ مانگو پر عرض کیا تھا۔

اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّۃِ

میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے جنت میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رفاقت مانگتا ہوں۔

(مشکوٰۃ شریف)

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اسی لئے فرماتے ہیں۔

واہ کیا جود و کرم ہے شاہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

بکری کے گوشت کا کلام کرنا

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر والوں میں پہلے ایک یہودی عورت نے بھنی ہوئی بکری میں زہر ملا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ہدیہ کردی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کھایا اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت نے بھی کھایا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو فرمایا کھانے سے رک جاؤ اور یہودی عورت کو بلا کر فرمایا:

سَمَّتِ هٰذِهِ الشَّاةَ

تونے اس بکری میں زہر ملایا ہے۔

تو اس نے پوچھا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کس نے بتایا ہے؟ فرمایا:

اَخْبَرَتْنِیْ هٰذِهِ فِیْ یَدِیْ لِلذِّرَاعِ

اس بکری کی دستی جو میرے ہاتھ میں ہے نے بتایا ہے تو اس عورت نے کہا میں نے کہا:

اِنْ کَانَ نَبِیًّا فَلَنْ تَضُرَّهٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ نَبِیًّا اِسْتَرَحْنَا مِنْهُ

اگر وہ سچے نبی ہیں تو زہر انہیں نقصان نہ دے گا اور اگر وہ نبی نہیں ہیں ہم ان سے راحت پائیں گے۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو معاف فرما دیا اور اس کو کوئی سزا نہ دی۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۴۱، ۵۴۲، سنن ابوداؤد شریف جلد ۲ صفحہ ۲۶۴، دارمی شریف)

عقیدہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم اور غلام جانور بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ طاقت عطا فرمائی ہے کہ ذبح شدہ بکری کے پکے ہوئے گوشت سے بھی کلام کرا سکتے ہیں اور اس کا کلام سن سکتے ہیں۔ یہودیہ نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا یہ کمال اور شان دیکھ کر اسلام قبول کرلیا۔

جن و ملک ہیں ان کے سپاہی
رب کی خدائی میں ان کی شاہی

آندھی چلنے پر منافق کی موت کی خبر دینا

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن سفر سے واپس تشریف لائے۔ جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو سخت آندھی چلی قریب تھا کہ سواروں کو گرا کر مار دیتے۔ اس کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّیْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَقَدِمَ الْمَدِیْنَةَ فَاِذَا عَظِیْمٌ مِّنَ

الْمُنَافِقِيْنَ قَدْمَاتَ

یہ آندھی ایک منافق کی موت کی وجہ سے چلی ہے۔ پس جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ ایک بہت بڑا منافق مر گیا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۳۶، مسند امام احمد جلد ۲ صفحہ ۳۱۵)

عقیدہ

منافق کی موت کی خبر دینا غیب کی خبروں میں سے ہے کہ جیسا نبی پاک ﷺ نے فرمایا تھا ویسے ہی ہونے کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تصدیق فرمائی ہے جو کہ ان کے عقیدہ کی واضح دلیل ہے۔

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے عقائد

جو چاہو پوچھو

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے چند چیزوں کے متعلق سوال کئے گئے جو آپ (ﷺ) کو ناگوار ہوئے۔ جب زیادہ سوال ہوئے تو آپ (ﷺ) غصہ میں آگئے پھر آپ (ﷺ) نے لوگوں سے فرمایا:

سَلُوْنِیْ عَمَّا شِئْتُمْ

جس چیز کے متعلق چاہو مجھ سے سوال کرو۔

تو ایک شخص نے کہا۔

مَنْ اَبِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

یارسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ تو آپ (ﷺ) نے فرمایا:

اَبُوْکَ حُذَافَۃُ

تیرا باپ حذافہ ہی ہے۔

دوسرے شخص نے کہا۔

مَنْ اَبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

میرا باپ کون ہے؟ فرمایا:

اَبُوْكَ سَالِمٌ مَوْلٰى شَيْبَةَ

تمہارا باپ سالم ہے جو شیبہ کا (آزاد کردہ) غلام ہے۔

(صحیح مسلم شریف صفحہ ۲۶۴ باب کراھۃ الآثار سوالہ)

عقیدہ

نبی پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کا علم عطا فرمایا تھا۔ تب ہی تو آپ (ﷺ) نے فرمایا ہے۔

سَلُوْنِیْ عَمَّا شِئْتُمْ

جو چاہتے ہو مجھ سے سوال کرو۔

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، امام اہلسنت، مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی لئے فرمایا ہے۔

سرِ عرش پر ہے تیری گذر دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں جو کہ تجھ پہ عیاں نہیں

امتی کے اخیر کا علم

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ کے ایک باغ میں تکیہ لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ایک لکڑی سے کیچڑ کرید رہے تھے ایک شخص نے دروازہ کھلوایا اور آپ (ﷺ) نے فرمایا:

اِفْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ

دروازہ کھولو اور اس کو جنت کی بشارت دے دو۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا آنے والے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے دروازہ کھول کر ان کو جنت کی بشارت دی۔ پھر ایک شخص نے دروازہ کھلوایا تو

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

اِفْتَحْ وَ بَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃ

دروازہ کھول کر اس کو جنت کی خوشخبری دو۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں گیا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے دروازہ کھول کر ان کو جنت کی بشارت دے دی۔

پھر ایک شخص نے دروازہ کھلوایا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور فرمایا دروازہ کھول دو۔

وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ عَلٰی بَلْوٰی تَکُوْنُ

اور اس کو مصیبتوں کے ساتھ جنت کی بشارت دے دو۔

میں نے جا کر دروازہ کھولا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان کو جنت کی بشارت دی۔ اور جو کچھ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہ کہہ دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سن کر کہا۔

اَللّٰھُمَّ صَبْرًا اَوِ اللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ

اے اللہ صبر عطا فرما۔ یا اللہ سے مدد طلب کی گئی ہے۔

(صحیح مسلم شریف صفحہ ۲۷۷، ۲۷۸ باب من فضائل عثمان)

عقیدہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہے۔ دروازہ کھٹکھٹانے والے کون ہیں۔ اور ان کا انتقال کس حالت میں ہوگا۔ اور قیامت میں ان کا کیا مقام ہے تب ہی تو جنت کی بشارت دے رہے ہیں۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے عقیدے کے ساتھ ساتھ سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے عقائد کا بھی علم ہو جاتا ہے۔ کہ ان کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امتی کے آخیر کو جانتے ہیں۔ اور یہ بھی جانتے ہیں کہ جنتی ہے یا کہ نہیں۔ اگر یہ عقیدہ نہ ہوتا تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی بشارت دینے پر جب وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر بیٹھے تھے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال

کرتے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کیسے علم ہے کہ ہم جنتی ہیں۔ سوال نہ کرنا اس کی دلیل ہے کہ ان کا عقیدہ تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر امتی کے آخیر کی خبر ہے۔

تو دانائے ماکان و مایکون ہے
مگر بے خبر بے خبر دیکھتے ہیں

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے عقائد

قیامت کے دن امتی کی قبر سے نکلنے کی کیفیت

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور مسجد میں تشریف لائے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ان دونوں میں سے ایک دائیں طرف تھے اور دوسرے بائیں طرف۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ تو فرمایا:

هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ہم قیامت کے دن یوں ہی اٹھیں گے۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۶۰، جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۳۰)

عقیدہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم قیامت والے دن کو امتی جس حالت میں قبر سے نکلیں گے ان کو بھی جانتے ہیں تب ہی تو وہ منظر اور کیفیت بیان فرما رہے ہیں۔ اس لئے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو فرمایا:

اِنِّي اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ

میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۵۷، مشکوٰۃ صفحہ ۴۵۷)

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، امام الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

نیز سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو قبر و قیامت اور جنت میں جو قرب خاص حاصل ہے وہ کسی کو حاصل نہیں۔

نجد سے شیطانی گروہ نکلے گا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا

اے اللہ ہمارے شام میں برکت دے۔ اے اللہ ہمارے یمن میں برکت دے۔ تو لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ہمارے نجد کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر شام اور یمن کے لئے دعا فرمائی۔ پھر نجد والوں نے عرض کیا ہمارے نجد کے لئے بھی دعا فرمائیں تو راوی فرماتے ہیں کہ غالباً جب تیسری بار عرض کیا گیا یارسول اللہ! ہمارے نجد کے لئے بھی دعا فرمائیں تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ھُنَاکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِھَا یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطٰنِ

وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں نجد سے شیطانی گروہ (جماعت) نکلے گا۔

(صحیح بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۱۰۵۱، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۸۲)

عقیدہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو نجد کی سرزمین سے جو فتنہ اور شیطانی گروہ نکلنا تھا اس کا علم تھا اور گروہ اور جماعت کا سربراہ محمد بن عبدالوہاب نجدی ہے۔ جلیل المرتبت محدثین اور شارحین نے اسی کی نشاندہی فرمائی ہے۔ اگر تفصیل دیکھنی ہو تو راقم کی کتاب ''وہابی مذہب'' کا مطالعہ کریں۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خارجیوں کے متعلق جو نظریہ رکھتے تھے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں درج فرمایا ہے۔

کَانَ ابْنُ عُمَرَ یَرَیھُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللّٰہِ وَ قَالَ اِنَّھُمُ انْطَلَقُوْا اِلٰی اٰیَاتٍ نَزَلَتْ فِی الْکُفَّارِ فَجَعَلُوْھَا عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خارجیوں کو ساری خدائی سے بدترین مخلوق سمجھتے تھے۔ فرماتے تھے یہ لوگ ان آیات کو جو کافروں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔ان کو ایمان والوں پر چسپاں کرتے ہیں۔(صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۰۲۴)

عقیدہ

ایسے لوگ بھی ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں۔اور قرآن میں جو آیات کفار کے متعلق نازل ہوئیں۔وہ مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں۔وہ لوگ کون ہیں؟ آپ مشاہدہ فرمائیں جو لوگ انبیاء اور اولیاء کی عظمت و رفعت اختیارات اور ان کی عطا کے منکر ہیں اور اپنے دلائل پر قرآن کی جو آیات پڑھتے ہیں، وہی آیات ہیں جو بتوں کے متعلق نازل ہوئی ہیں۔اور ان کو انبیاء اور اولیاء پر چسپاں کرتے ہیں۔اور یہی وہ خارجی ہیں جن کی نشاندہی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمائی ہے کہ جن کو وہ دنیا بھر سے بدترین سمجھتے تھے۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً خارجیت کی وبا سے

بدعقیدہ کی بیمار پرسی اور جنازہ پڑھنے کی ممانعت

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منکرین تقدیر (قدریہ) اس امت کے مجوس ہیں۔

اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ

اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر وہ مر جائیں تو ان کے جنازہ میں نہ جاؤ۔(سنن ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۸۸)

عقیدہ

بدعقیدہ سے میل ملاپ تعلقات نہ رکھنا چاہیے دعائے قنوت میں بھی اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

وَنَخْلَعُ نَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ

اور جو تیرے حکم کے نافرمان ہیں ان سے ہم علیحدگی اختیار کرتے اور معاملات ترک کرتے ہیں۔

بدعتی سے سلام نہ کرنا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے ان کے پاس آ کر کہا۔

اِنَّ فلانًا یقرو علیك السَّلَام

فلاں شخص آپ کو سلام کہتا ہے۔تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔

بلغنی انه قد احدث فان کان احدث فلا تقرء علیه السلام

مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ وہ شخص بدعتی ہو گیا ہے۔اگر وہ واقعی بدعتی ہو گیا ہے تو اس کو میرا اسلام نہ کہنا۔(سنن دارمی جلد ا صفحہ ۹۰)

عقیدہ

بدعتی لوگوں سے ملنا جلنا ان کو سلام کرنا اور سلام کا جواب نہ دینا چاہیے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے۔

یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَ تَسْوَدُّ وُجُوْہٌ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

یَوْمَ تَبْیَضُّ وَجُوْہُ اَھْلِ السُّنَّةِ وَ تَسْوَدُّ وَجُوْہٌ وَجُوْہُ اَھْلِ الْبِدْعَةِ

قیامت کے دن اہل سنّت کے روشن چہرے ہوں گے اور اہل بدعت کے سیاہ چہرے ہوں گے دیکھئے۔

علماء اہل سنت کے چہرے الحمدللہ نورانی اور روشن چہرے ہیں۔جو لوگ اپنے بدعتی ہونے پر پردہ ڈالنے کی خاطر اہل سنت کو بدعتی قرار دیتے ہیں۔ان کے چہروں کو دیکھئے اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی تفسیر میں نشاندہی کی صداقت کی داد دیجئے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

قیامت تک کے حالات کو جاننا اور دیکھنا

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (قیامت کے قریب جب خوب قتل و غارت ہوگی) تو اچانک ایک چیخ کی آواز آئے گی کہ دجال ان کے پیچھے ان کے بچوں میں پہنچ گیا تو لوگ جو کچھ ان کے ہاتھوں میں ہوگا چھوڑ دیں گے اور اس طرف متوجہ ہو جائیں گے تو مسلمان دس سواروں کو دجال کی تحقیقات کے لئے بھیجیں گے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَسْمَآءَ اٰبَآءِ ھِمْ وَ اَلْوَانُ خُیُوْلِھِمْ ھُمْ خَیْرُ فَوَارِسَ اَوْ مِنْ خَیْرِ فَوَارِس عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ

میں ان سواروں کے نام ان کے باپ دادوں کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگ بھی جانتا ہوں۔ وہ لوگ اس دن روئے زمین پر بہترین سوار ہوں گے۔

(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۳۹۲، مشکوۃ شریف صفحہ ۴۶۷)

عقیدہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ نبوت قیامت تک کے حالات کو دیکھ رہی ہے۔ اور جو جو واقعات رونما ہوں گے ان کو جانتے ہیں۔ ان دس سواروں کے نام ان کے آباؤ اجداد کے نام تو کجا آپ ساری مخلوق کے نام ان کے آباؤ اجداد کے نام اور ان کی حرکات و سکنات کو جانتے ہیں کیونکہ آپ سب کے گواہ اور نگران ہیں۔

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے عقائد

ساری کائنات سے افضل واعلیٰ

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کیسے اور کب یقین ہوا کہ میں اللہ تعالیٰ کا نبی ہوں۔ تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا اے ابوذر! میں مکہ مکرمہ کی ایک وادی میں تھا۔ دو فرشتے آئے ایک زمین پر اتر آیا مگر دوسرا زمین و آسمان کے درمیان ہی رہا۔ ان میں سے ایک بولا کیا۔ وہ یہ ہی ہیں؟ دوسرے نے کہا ہاں! ایک فرشتے نے کہا ان کا ایک مرد کے ساتھ وزن کرو جب میرا ایک مرد کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں وزنی نکلا۔ پھر اس فرشتہ نے کہا۔ اب ان کا دس مردوں کے ساتھ وزن کرو۔ جب میرا دس مردوں کے ساتھ وزن کیا گیا تو بھی میں وزنی نکلا۔ پھر فرشتہ نے کہا آپ کا سو مردوں کے ساتھ وزن کرو۔ جب میرا وزن سو مرد کے ساتھ کیا گیا تو بھی میں وزنی نکلا پھر فرشتہ نے کہا اب ان کا ایک ہزار مرد کے ساتھ وزن کرو۔ جب میرا ہزار مرد کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں وزنی نکلا۔ بلکہ وہ فرشتے بھی دیکھ کر خوش ہو گئے۔ آخر کار اس اوپر والے فرشتے نے کہا اب وزن کرنا چھوڑ دو کیونکہ اگر تو ان کا ساری امت کے ساتھ بھی وزن کرے تو پھر بھی یہ وزنی ہوں گے۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۱۵، سنن دارمی صفحہ ۱۷ جلد ۱، مجمع الزوائد جلد ۸ صفحہ ۲۵۸)

عقیدہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ آپ کے برابر کوئی بھی نہیں۔ جو لوگ مثلیت کا دعویٰ کرتے ہیں وہ صریحا باطل عقیدہ پر ہیں۔

دہر میں سے تو بڑا تجھ سے بڑی خدا کی ذات
قائم ہے تیری ذات سے سارا نظام کائنات

مصر فتح کرنے کی خبر

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَنَّکُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ

تم مصر کو فتح کرو گے اور یہ وہ شہر ہے جہاں قیراط کا سکہ چلتا ہے۔ جب تم مصر کو فتح کرو تو اسکے باشندوں سے اچھا سلوک کرنا۔

(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۳۱۱، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۳۹)

عقیدہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو وقوع پذیر ہونے والے واقعات اور حالات کی خبریں دی ہیں۔ مگر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے کبھی بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہ سوال نہیں کیا۔ کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) مستقبل کی خبریں کیسے دے سکتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ کل کیا ہوگا اس کا علم میرے سوا کسی کو نہیں جب کہ صحابہ کرام قرآن پاک کو بہت زیادہ جانتے اور سمجھتے تھے۔ صحابہ کرام کا عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جو اپنے علم کا فرمایا ہے۔ وہ ذاتی علم کے متعلق ہے کہ ذاتی طور پر میرے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا۔ ہم اہل سنت و جماعت کا بھی وہی عقیدہ ہے جو صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا علم عطائی ہے نہ کہ ذاتی۔

اُمت کے اعمال حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے پیش ہونا

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عُرِضَت عَلَیَّ اَعْمَالُ اُمَّتِیْ حسنها و سیئها

مجھ پر میری امت کے اچھے اور برے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔

(صحیح مسلم شریف جلد ۱ صفحہ ۲۰۷)

عقیدہ

نبی پاک ﷺ پر امت کے اچھے اور برے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور آپ ان کو جانتے ہیں۔

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے عقائد

رسول مختار ﷺ

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا:

عَبْدٌ خَیَّرَهُ اللّٰه بَیْنَ اَنْ یُّؤْتِیَهٗ زَهْرَةَ الدُّنْیَا وَ بَیْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاَخْتَارَ مَا عِنْدَهٗ

اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو یہ اختیار دیا کہ وہ دنیا کی نعمتیں لے لے یا اللہ تعالیٰ کے پاس رہے۔ تو اس بندے نے اللہ کے پاس رہنا اختیار کر لیا۔

یہ سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ روئے اور خوب روئے کہا میرے ماں باپ آپ (ﷺ) پر قربان ہوں۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا جس شخص کو اختیار دیا گیا تھا وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔

کَانَ اَبُوْبَکْرٍ اَعْلَمَنَابِهٖ

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔

(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۷۲ باب من فضائل ابی بکر)

عقیدہ

نبی پاک ﷺ مختار نبی ہیں۔ جس شخصیت کو موت اور حیات پر اختیار دیا گیا ہے۔ اور کون سی چیز اُن کے اختیار سے باہر ہو گی۔

سو آدمی کا قاتل اور اُسکی بخشش

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے پہلی امتوں میں سے ایک شخص نے ننانوے قتل کیئے۔ پھر اس نے زمین والوں سے پوچھا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ اسے ایک بڑا راہب کا پتا بتایا گیا وہ شخص اس راہب کے پاس گیا اور یہ کہا کہ اس نے ننانوے قتل کیئے ہیں کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ اس شخص نے اس راہب کو بھی قتل کر کے پورے سو کر دیئے۔ پھر اس نے پوچھا کہ روئے زمین پر سب سے بڑا عالم کون ہے؟ تو اس کو ایک عالم کا پتہ بتایا گیا۔ اس شخص نے کہا کہ اس نے سو قتل کیئے ہیں۔ کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے! عالم نے کہا ہاں توبہ کی قبولیت میں کیا چیز حائل ہو سکتی ہے۔

اَنْطَلِقْ اِلٰی اَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَاِنَّ بِهَا اُنَاسًا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلٰی اَرْضِكَ

جاؤ فلاں فلاں جگہ پر جاؤ۔ وہاں کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہے ہیں۔ تم ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اور اپنی زمین کی طرف واپس نہ جاؤ۔

وہ شخص روانہ ہوا جب وہ آدھے راستے پر پہنچا تو اس کو موت نے آلیا اور اُس کے متعلق رحمت اور عذاب کے فرشتوں میں اختلاف ہو گیا۔

رحمت کی فرشتوں نے کہا یہ شخص توبہ کرتا ہوا اور دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا آیا تھا۔ اور عذاب کے فرشتوں نے کیا اِس نے بالکل کوئی نیک عمل نہیں کیا۔ پھر اِن کے پاس آدمی کی صورت میں ایک فرشتہ آیا اُنہوں نے اس کو اپنے درمیان حکم بنا لیا۔ اس نے کہا۔

قِيْسُوْا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلٰی اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰی فَهُوَ لَهٗ فَقَاسُوْهُ فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰی اِلَی الْاَرْضِ الَّتِیْ اَرَادَ۔

دونوں زمینوں کی پیمائش کرو۔ وہ جس زمین کے زیادہ قریب ہو۔ اس کے مطابق

اس کا حکم ہوگا۔ جب انہوں نے پیائش کی۔ تو وہ اس زمین کے زیادہ قریب تھا۔ جہاں اس نے جانے کا ارادہ کیا تھا۔ تو رحمت کے فرشتے اُسے لے گئے۔

(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۳۵۹، صحیح بخاری شریف جلد ا صفحہ ۴۹۳، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۰۳، سنن ابن ماجہ صفحہ ۱۹۲، مسند امام احمد جلد ۲ صفحہ ۲۰)

عقیدہ

اولیاء اللہ کے آستانوں کی طرف سفر کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ توبہ کرنے کے لئے بھی اولیاء اللہ کے آستانوں پر حاضری دینی چاہیے۔ کیونکہ وہ رحمتوں اور برکتوں کا مرکز ہوتے ہیں ان کی برکت سے بخشش بھی ہو جاتی ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی دوسری روائت میں ہے کہ

فَكَانَ اِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ اَقْرَبَ مِنْهَا بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ اَهْلِهَا۔

پس وہ ایک بالشت کے برابر صالح آدمیوں کی بستی کے قریب تھا۔

(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۳۵۹)

گستاخ رسول کی نسل کی علامات

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کچھ تقسیم فرما رہے تھے۔ کہ ذوالخویصرہ جو کہ بنی تمیم سے تھا آیا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اعدل اے رسول اللہ انصاف کرو۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہلاکت ہے تیرے لئے۔ اگر میں انصاف نہیں کرتا تو پھر اور کون انصاف کرے گا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ مجھے اجازت دیجئے میں اس کا سر قلم کردوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهٗ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِيَامَهٗ مَعَ صِيَامِهِمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ

اسے چھوڑ دو۔ اس کے کچھ ساتھی ہوں گے کہ تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں سے

حقیر جانو گے اوران کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر جانو گے پڑھیں گے وہ قرآن لیکن قرآن ان کے کے گلے سے نیچے نہ اترے گا۔ وہ دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ اس تیر کے پھل کو اور نیزے کو دیکھو تو اس میں کچھ بھی (یعنی خون وغیرہ) نہیں لگا ہوگا۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

اَشْهَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِیْثَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَ اَنَا مَعَهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں پر جہاد کیا۔ اور میں ان کے ساتھ تھا۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۳۵، صحیح بخاری شریف جلد۲ صفحہ ۱۰۲۴)

عقیدہ

گستاخ رسول کی نمازیں اور روزے وغیرہ عبادات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نا مقبول ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی علامات اور اعمال اور ان کا انجام بھی بیان فرمادیا ہے۔ نیز معلوم ہوا کہ نمازی، روزہ دار اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا بےادب اور گستاخ ہے تو وہ دائرہ اسلام سے بھی خارج ہے۔ گستاخی اور بےادبی کا علم ان کی گفتگو اور تحریروں سے ہوتا ہے نہ کہ عمل سے۔

حلفاً غیب کی خبر دینا

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) وادی عفان میں ٹھہر گئے۔ اور وہاں کچھ راتیں قیام فرمایا۔ تو کچھ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ ہم یہاں کچھ بھی نہیں کر رہے۔ اور ہمارے گھر خالی ہیں۔ ہماری عورتیں تنہا ہیں۔ ہم اپنے گھروں کو محفوظ نہیں سمجھتے یہ خبر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو فرمایا:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا فِی الْمَدِیْنَةِ شِعْبٌ وَلَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَیْهِ مَلَكَانِ

يَنْخِرِ سَانِهَا حَتّٰى تَقْدَمُوْا اِلَيْهَا

مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مدینہ منورہ کی یہ گھاٹی اور ہر راستہ پر دو دو فرشتے حفاظت کے لئے پہرہ دے رہے ہیں۔ جب تک ہم وہاں مدینہ منورہ نہ پہنچیں پہرہ دیتے رہیں گے۔

اس کے بعد آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا مدینہ منورہ کی طرف کوچ کرو اور جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو اس ذات کی قسم جس کی قسم کھائی جاتی ہے۔ ابھی ہم نے سامان رکھا بھی نہ تھا کہ بنو غطفان نے حملہ کر دیا۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۳۶، صحیح مسلم شریف جلد ۱ صفحہ ۱۸۴)

عقیدہ

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا حلفاً غیب کی خبر دینے کا فرما کر اس غیب کی خبر کا مبنی بر حقیقت ہونا حلفاً بیان فرمایا ہے جو لوگ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو شرک قرار دیتے ہیں ان کا صحابہ کرام علیہم الرضوان کے حلفیہ بیان کے متعلق کیا خیال ہے؟ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے مسلمانوں کو محفوظ فرمائے۔ آمین

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهٖ يَقُوْلُ بِصَوْتِهِ الْاَعْلٰى

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا سلام پھیرتے تو بلند آواز سے یہ کہتے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ

كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ۔ (مشکوۃ شریف صفحہ ۸۸)

عقیدہ

نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اس پر عمل تھا شیخ المحدثین علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث شریف کی شرح میں فرمایا ہے۔

این حدیث صریح است در جہر بذکر کہ آنحضرت باواز بلند خواند۔

(اشعۃ اللمعات فارسی جلد ا صفحہ ۴۱۹)

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کے عقائد

ایک کلیجی اور ایک سو تیس صحابہ

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم ایک سو تیس آدمی تھے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا تم میں سے کسی شخص کے پاس کھانا ہے؟ ہمارے ساتھ ایک شخص تھا اس کے پاس تقریباً ایک صاع (چار کلو گرام) آٹا تھا۔ وہ آٹا گوندھا گیا پھر ایک بکھرے ہوئے بالوں والا طویل قامت آیا جو اپنی بکریوں کو چرا رہا تھا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بکریاں فروخت کرو گے یا عطیہ کے طور پر دو گے اس نے کہا نہیں بلکہ فروخت کروں گا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس سے ایک بکری خریدی۔ اس کا گوشت تیار کیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کلیجی کو بھوننے کا حکم فرمایا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ۔

وَايْمُ اللّٰهِ مَا مِنَ الثَّلَاثِيْنَ وَمِائَةٍ اِلَّا حَزَّلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُزَّةً حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا اِنْ كَانَ شَاهِدًا اَعْطَاهُ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَا لَهٗ

اللہ تعالیٰ کی قسم رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ایک سو تیس آدمیوں میں سے ہر ایک شخص کو اس کلیجی سے ایک حصہ دیا۔ جو شخص موجود تھا اس کو حصہ عطا فرمایا اور جو موجود نہ تھا اس

کا حصہ رکھ لیا گیا۔

آپ (ﷺ) نے وہ گوشت دو پیالوں میں ڈالا۔ اور ہم سب نے اس میں سے کھایا اور سیر ہو گئے۔ ان پیالوں میں کھانا پھر بھی بچ گیا۔ میں نے اس کو اونٹ پر رکھ لیا۔
(صحیح مسلم شریف صفحہ ۱۸۴، ۱۸۵ باب اکرام الضیف)

عقیدہ

نبی پاک ﷺ کی ذات نفع بخش ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز اور طاقت عطا فرمائی ہے کہ تھوڑی چیز کو زیادہ کر سکتے ہیں اس طرح کے سینکڑوں آپ (ﷺ) کے معجزات ہیں۔

کھانے میں برکت

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اصحاب صفہ فقراء لوگ تھے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ ان میں سے تیسرے کو لے جائے۔ اور جس کے پاس چار کا کھانا ہو وہ پانچویں کو لے جائے یا چھٹے کو لے جائے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تین کو لے گئے۔ رسول پاک ﷺ دس آدمیوں کو لے گئے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گھر میں مَیں میرے والد اور میری والدہ تھیں۔ اور ایک خادم تھا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ شام کا کھانا رسول پاک ﷺ کے ساتھ کھاتے تھے۔ پھر آپ (ﷺ) کے پاس ٹھہرتے حتیٰ کہ عشاء کی نماز پڑھ لی جاتی۔ پھر واپس لوٹتے، پھر آتے پاس ٹھہرتے۔ حتیٰ کہ رسول پاک ﷺ کو نیند آ لیتی۔ پھر جب رات کا اتنا حصہ گزر گیا جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر آئے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ان کی اہلیہ نے کہا۔ آپ اپنے مہمانوں کو چھوڑ کر کہاں رہ گئے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ کیا تم نے ان کو کھانا نہیں کھلایا؟

اہلیہ نے کہا انہوں نے آپ کے بغیر کھانا کھانے سے انکار کر دیا ان کے سامنے پیش کیا مگر وہ نہ مانے۔

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ڈر سے بھاگ کر چھپ گیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا او جاہل۔ اللہ تیری ناک کاٹ ڈالے۔ اور مجھے غصے اور ناراض ہونے لگے مہمانوں سے کہا کھانا کھاؤ۔ اور فرمایا اللہ کی قسم میں یہ کھانا اب کبھی بھی نہ کھاؤں گا۔

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

اَیْمُ اللّٰہِ مَا کُنَّا نَاْخُذُ مِنْ لُقْمَۃٍ اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِھَا اَکْثَرَ مِنْھَا حَتّٰی شَبِعْنَا وَصَارَتْ اَکْثَرَ مِمَّا کَانَتْ قَبْلَ ذٰلِکَ

اللہ کی قسم ہم جو لقمہ بھی اٹھاتے تھے اس کے نیچے سے اور نکل آتا تھا اور کھانا پہلے سے زیادہ ہو جاتا تھا۔ یہاں تک کہ ہم سیر ہو گئے اور کھانا پہلے سے زیادہ ہو گیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب کھانے کو دیکھا تو وہ پہلے جتنا بلکہ اس سے زیادہ تھا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ سے فرمایا۔

اے بنو فراس کی بہن! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! یہ کھانا تو پہلے سے تین گنا زیادہ ہے۔ (صحیح مسلم شریف صفحہ ۱۸۵ باب اکرام الضیف)

عقیدہ

خلیفہ اوّل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کرامت سے کھانا زیادہ ہو گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کرامات حق ہیں۔ اور یہ پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی فیضان ہے۔ وہ لوگ جو خلافت کے نعرے لگاتے ہیں۔ اور عوام پر باور کرانا چاہتے ہیں کہ ہم خلفاء راشدین کے ناموس کے محافظ ہیں۔ ان کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ذات قوم کے لئے نفع بخش فائدہ پہنچانے والے ہیں تو پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس تو کہیں بڑھ کر نفع بخش ہے۔ لہٰذا یہ کہنا کہ نبی نفع رساں

نہیں بلکہ نبی کو نفع رساں ماننے والے مشرک ہیں کس قدر زیادتی اور اسلام دشمنی ہے۔

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

چشمے کا پانی باغات کو سیراب کرے گا

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ تبوک والے سال ہم رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کل تم انشاءاللہ تبوک کے چشمہ پر پہنچ جاؤ گے۔ اور تم دن چڑھنے سے پہلے نہیں پہنچو گے۔

تم میں سے جو شخص بھی اس چشمہ کے پاس جائے تو وہ میرے پہنچنے سے پہلے اس کے پانی کو ہاتھ نہ لگائے۔ اس چشمہ پر ہم میں سے دو آدمی پہلے پہنچے۔ چشمہ میں پانی زیادہ سے زیادہ جوتی کے تسمہ جتنا تھا۔ اور وہ بھی آہستہ آہستہ بہہ رہا تھا۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں شخصوں سے پوچھا کیا تم نے چشمے کے پانی کو چھوا ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہاں! نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ناراض ہوئے۔ لوگوں نے تھوڑا تھوڑا کر کے چلوؤں سے چشمہ کا پانی لیا۔ اور اس کو کسی چیز میں جمع کر لیا۔ پھر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن میں اپنے دست مبارک اور چہرہ انور دھویا۔ اور وہ پانی چشمہ میں ڈال دیا۔ تو وہ چشمہ جوش مارنے لگا حتیٰ کہ لوگوں نے اس سے پانی (اپنے ساتھیوں اور جانوروں کو) پلایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ!

اِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ اَنْ تَرٰى مَاهٰهُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا

اگر تمہاری زندگی دراز ہوئی تو تم عنقریب دیکھو گے کہ یہ پانی باغات کو سیراب کرے گا۔ (صحیح مسلم شریف صفحہ ۲۴۶ باب فی معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

عقیدہ

تبرکات سے برکت ہوتی ہے۔ اور پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم غیب کی خبریں دینے والے ہیں۔ تب ہی تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو فرمایا اس چشمے کا پانی اتنا زیادہ ہوگا کہ

باغات کو سیراب کرے گا۔

سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا

سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا شخص نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور دعا کے لئے عرض کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے نظر عطا فرمائے۔ یہ سن کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اچھے طریقہ سے وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کر کے یہ دعا مانگو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَ اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف تیرے رحمت والے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں یا محمد میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وسیلہ سے اپنے رب کریم کی طرف متوجہ ہوا ہوں اپنی اس حاجت میں تاکہ میری یہ حاجت پوری ہو جائے۔ اے اللہ! میرے حق میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قبول فرما۔

(سنن ابن ماجہ صفحہ ۹۹، الترغیب والترہیب للمنذری جلد ا صفحہ ۴۷۳، مسند امام احمد جلد ۴ صفحہ ۱۳۸، صحیح ابن خزیمہ جلد ۲ صفحہ ۲۲۵، مستدرک جلد ا صفحہ ۵۱۹)

عقیدہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یا محمد یا رسول اللہ کہنے اور آپ کے وسیلہ سے دعا کرنے کی تعلیم دیتے تھے۔ محدث طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے طبرانی شریف میں لکھا ہے کہ حضرت عثمان ذوالنورین کے دور خلافت میں اسی صحابی حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو یہی دعا پڑھنے کا وظیفہ بتایا تو وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ غیر مقلدین حضرات کے محدث اور مفسر مولوی وحید الزمان صاحب حیدر آبادی نے اپنی کتاب ہدیۃ المہدی

میں اس کو صحیح حدیث قرار دیا ہے۔ سنن ابن ماجہ کا ترجمہ کرتے ہوئے یہ بھی انہوں نے لکھا ہے کہ وہ نابینا تندرست ہو گیا۔ (سنن ابن ماجہ جلد ۱ صفحہ ۱۵۷)

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

کائنات میں سب سے افضل

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کنانہ کو فضیلت دی اور کنانہ میں سے قریش کو فضیلت دی۔ اور قریش میں سے بنو ہاشم کو فضیلت دی۔

وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ هَاشِم

اور بنو ہاشم میں سے مجھ کو فضیلت دی۔

(صحیح مسلم شریف صفحہ ۲۴۵ جلد ۲ کتاب الفضائل)

عقیدہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں جن لوگوں نے یہ لکھا ہے کہ انبیاء اور اولیاء اللہ کے ہاں ذرہ ناچیز سے کمتر ہیں۔

(تقویۃ الایمان صفحہ ۵۶ مطبوعہ دہلی)

وہ صریحاً غلطی پر ہیں۔ بلکہ یہ کہنا ہی کفر ہے۔ جو لوگ ایسی عبارات لکھنے والوں کو اپنا امام اور پیشوا قرار دیتے ہیں۔ ان کو چاہیے کہ وہ ان سے بریت کا اظہار کر کے قرآن و حدیث کے مطابق اپنے عقائد اپنائیں۔

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

چیز کو کسی کی طرف منسوب کرنا

سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سعد کی والدہ فوت ہوگئی ہیں۔ تو کونسی چیز کا صدقہ کرنا افضل ہے؟ تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا۔ پانی کا سو انہوں نے کنواں کھودا اور کہا ھٰذِہٖ لام سعد یہ سعد کی ماں کے لئے ہے۔ (سنن ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۲۳۶)

عقیدہ

ثواب پہنچانے کے لئے جس کو ثواب پہنچانا مقصود ہو چیز کو اس کے نام کی طرف منسوب کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ ھذہ لام سعد یہ ام سعد کے لئے ہے۔ اس طرح یہ کہنا بھی جائز ہے کہ یہ بکرا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ یا سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے لئے ہے۔

سیدنا سالم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

حاجت روا اور مشکل کشا

سیدنا سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ اس پر ظلم کرے نہ اس کو تباہ کرے۔

مَنْ کَانَ فِیْ حَاجَۃِ اَخِیْہِ کَانَ اللّٰہُ فِیْ حَاجَتِہٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَۃً فَرَّجَ اللّٰہُ عَنْہُ بِھَا کُرْبَۃً مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ

جو مسلمان اپنے بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی فرماتا ہے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی مصیبت دور کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی مصیبت دور فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کا پردہ رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے

دن اس کا پردہ رکھے گا۔ (صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۳۲۰)

عقیدہ

اولیاء اللہ سے حاجت روائی اور مصیبت اور مشکل حل کرنے کی درخواست کرنا اور ان کو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھنا جائز ہے۔

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ کے عقائد

عذاب قبر کی آواز سننا

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورج غروب ہو چکا تھا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ آوازیں سنی تو فرمایا:

يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِيْ قُبُوْرِهَا

یہودیوں کو قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔ (صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۸۴، مشکوٰۃ صفحہ ۵۳۶)

عقیدہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبروں کے اندر عذاب دیئے جانے والی آوازوں کو سنتے تھے۔ بلکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ بھی قوت حاصل تھی کہ دوسروں کو بھی اگر چاہیں تو آوازیں سنا دیتے تھے۔ نیز آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) قبروں کے اندر مردوں کو بھی جانتے تھے کہ یہ مسلمان ہیں یا کہ یہودی۔

مددگار

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلْاَنْصَارُ وَ مُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَ غِفَارٌ اَشْجَعُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوَالِيَّ دُوْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلَاهُمْ

انصار، مزینہ، جہینہ، غفار، اشجع اور بنو عبداللہ سے ہے۔ وہ لوگوں کے علاوہ میرے

مددگار ہیں۔ اور اللہ اور اس کا رسول ان کا مددگار ہے۔ (صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۳۰۶)

عقیدہ

اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ایسے حضرات بھی ہیں جو ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور رسول اللہ ﷺ بھی اپنے غلاموں کے مددگار ہیں انبیاء اور اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور اس کے مقبول سمجھتے ہوئے ان کو اپنا مددگار سمجھنا شرک نہیں ہے۔ بلکہ عین اسلام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

جاہل امام

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے سینوں میں سے علم کو نہیں نکالے گا۔ مگر علماء کو اٹھا کر علم اٹھالے گا۔

حَتّٰی اِذَا لَمْ یَبْقِ عالم اتخذ الناس رُؤُسًا جُھَالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتُوْا بغیرِ عِلْم فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا

حتی کہ جب کوئی عالم باقی نہ بچے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے۔ ان سے سوال کیا جائے گا اور وہ بغیر علم کے جواب دیں گے وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ (صحیح بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۲۰)

عقیدہ

نبی پاک ﷺ نے جو نشاندہی فرمائی ہے آج مذہبی منافرت اور اقتصادی افراتفری ان ہی لوگوں کی وجہ سے ہے جنہوں نے ایسے جاہلوں کو اپنا امام اور سربراہ بنایا ہے۔ جن کے عقائد اور نظریات گمراہ کن ہیں۔ مگر اہل سنت و جماعت کے عقائد ان لوگوں کے عقائد کے مطابق ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے۔

سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینا

سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو یہودیوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سوال کیے۔ تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جواب ارشاد فرمائے تو ان یہودیوں نے جواب سن کر۔

فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ

آپ کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا۔ اور عرض کیا

نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ

ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں۔ (جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۹۸، مشکوٰۃ صفحہ ۱۷)

عقیدہ

ہاتھ اور پاؤں چومنا جائز ہے۔ جس کے جواز پر پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر ثبت ہے۔ جو اس کو حرام اور ناجائز کہتے ہیں۔ وہ صریحاً غلطی پر ہیں اور تعلیم اسلام سے بے بہرہ ہیں۔

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما کے عقائد

اعلان نبوت سے پہلے پتھر کا سلام کرنا

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنِّیْ لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُبعثَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ

میں مکہ کے اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو اعلان نبوت سے پہلے مجھ کو سلام کرتا تھا میں

اس پتھر کو اب بھی پہچانتا ہوں۔ (صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۴۵ کتاب الفضائل)

عقیدہ

اعلان نبوت سے پہلے پتھر بھی جانتے تھے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کو چالیس سال کے بعد علم ہوا کہ میں اللہ کا رسول ہوں وہ صریحاً غلطی پر ہیں۔

نیز حضور پرنور ﷺ جامد اشیاء کی آواز کو بھی سنتے تھے اور اعلان نبوت سے پہلے بھی سنتے تھے۔ اور یہ ارہاصات میں شامل ہے۔ شارحین نے اس پتھر کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ حجر اسود ہے۔

پتھر کریں سلام اور شجر کریں
معلوم ان کا مرتبہ کیا ہم بشر کریں

ہاتھ مبارک

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ظہر کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی پھر آپ (ﷺ) اپنے گھر کی طرف گئے میں بھی آپ (ﷺ) کے ساتھ ہو گیا سامنے سے کچھ بچے آئے۔ آپ (ﷺ) ہر بچے کے رخسار پر ہاتھ مبارک پھیرتے تھے اور میرے دونوں رخساروں پر بھی ہاتھ مبارک پھیرا۔ میں نے آپ (ﷺ) کے ہاتھ مبارک سے ایسی ٹھنڈک اور خوشبو محسوس کی جیسے آپ (ﷺ) نے عطار کے ڈبہ سے ہاتھ نکالا ہو۔ (صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۵۶، مشکوٰۃ صفحہ ۵۱۷)

عقیدہ

نبی پاک ﷺ سرتاپا معجزہ تھے۔ آپ (ﷺ) کا جسم بے مثل اور بے مثالی تھا۔ آپ (ﷺ) کے جسم اطہر سے خوشبو آتی تھی وہ آپ کی طبعی صفت تھی۔

(شرح مسلم نووی جلد ۲ صفحہ ۲۵۶)

علامہ قسطلانی شارح بخاری اور علامہ محمد بن عبدالباقی رحمۃ اللہ علیہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ سیدنا آمنہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد مبارک نقل فرمایا ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ۔

جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ولادت مبارکہ ہوئی۔

ثُمَّ نَظَرْتُ اِلَیْهِ وَاِذَا بِهٖ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَ رِيْحُهٗ يَسْطَعُ كَالْمِسْكِ الْاَذْفَرِ

تو میں نے دیکھا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا حسن و جمال ایسا تھا جیسے چودہویں رات کا چاند اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جسم مبارک سے ایسی خوشبو آ رہی تھی جیسے بہترین کستوری کی ہوتی ہے۔ (مواہب اللدنیہ جلد ۱ صفحہ ۱۲۶، زرقانی علی المواہب جلد ۱ صفحہ ۱۱۵)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

تیس دجال

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تک میری امت کے لئے قبائل مشرکین کے ساتھ لاحق نہ ہوں۔ اور جب تک بتوں کی عبادت نہ کی جائے اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی۔

سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ كُلُّهُمْ يزعم اَنَّهٗ نَبِيٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

میری امت میں تیس کذاب ہوں گے جن میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا جبکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ (جامع ترمذی صفحہ ۳۲۳)

عقیدہ

نبی پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب عطا فرمایا ہے تب ہی تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ارشاد فرما رہے ہے میری امت میں تیس کذاب ہوں گے۔ پھر انہوں نے جو دعویٰ کرنا ہے۔ اس کا بھی علم ہے۔ کہ کہیں گے کہ وہ نبی ہیں۔ پھر

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ بھی علم ہے۔ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس کا اعلان بھی فرمایا۔

اس حدیث پر غور کریں تو یہ واضح ہوگا کہ ختم نبوت پر جس کا ایمان ہے۔ اس کا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر ایمان رکھنا ضروری ہے کیونکہ ختم نبوت کے سلسلہ میں جتنے بھی ارشادات نبوی ہیں۔ ان سب سے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا اظہار روز روشن کی طرح واضح ہے۔

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

محمد پیارے بڑی شان والے

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے کئی نام ہیں۔ میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں۔ میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر مٹا دے گا۔ اور میں حاشر ہوں۔ لوگوں کا حشر میرے قدموں میں ہوگا۔ اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

قَدْ سَمَّاهُ اللّٰهُ رَؤُفًا رَّحِيمًا

بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام روف رحیم رکھا ہے۔

(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۶۱ باب فی اسماء صلی اللہ علیہ وسلم)

عقیدہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کبھی بھی ختم نہیں ہوگی۔ کیونکہ محمد کا معنیٰ ہے۔

اَلَّذِی یُحْمَدُ حَمْدًا بَعْدَ حَمْدٍ

جس کی بار بار تعریف کی جائے۔

علامہ ابو مالکی شارح مسلم فرماتے ہیں کہ جس میں خصال محمود کامل ہوں اس کو محمد کہا جاتا ہے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محمد مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اور مبالغہ مطلق اس کا مقتضی

ہے کہ اس کی بار بار اور بہت زیادہ تعریف کی جائے۔ نیز معلوم ہوا کہ ساری مخلوق قیامت کے روز حضور پرنور ﷺ کے قدموں میں جمع ہوگی اور سبھی کو آپ (ﷺ) سے امید ہوگی۔ آپ (ﷺ) خاتم النبیین ہیں آپ (ﷺ) کے بعد کوئی نبی نہیں۔

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

بدعقیدوں سے معاملات ترک کرنا

حضرت ابن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے کسی رشتہ دار نے کنکر پھینکا انہوں نے اس کو منع فرمایا اور کہا رسول پاک ﷺ نے کنکر پھینکنے سے منع فرمایا۔ کہ کنکر نہ کسی جانور کو شکار کرتا ہے۔ نہ دشمن کو ہلاک کرتا ہے۔ لیکن یہ دانت توڑتا ہے۔ اور آنکھ پھوڑتا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ کہ اس شخص نے دوبارہ کنکر مارا تو حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اُحَدِّثُكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى ثُمَّ تَخْذِفُ لَا اُكَلِّمُكَ اَبَدًا

میں نے تم کو حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ تم پھر کنکر پھینک رہے ہو۔ میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گا۔ (صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۱۵۲)

عقیدہ

علامہ نووی شارح مسلم رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ اہل بدعت اور فاسق و فاجر اور تارکین سنت سے قطع تعلق کر لینا جائز ہے۔

نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ بدعقیدہ حضرات جن کے قرآن و حدیث کے مخالف عقائد اور نظریات ہیں ان سے میل جول رکھنا ناجائز ہے۔ جب میل جول ناجائز ہے تو ان کی اقتداء میں نماز کیسے جائز ہو سکتی ہے؟

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَلَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ

اور ظالموں سے میل جول نہ رکھو ورنہ تمہیں (بھی) جہنم کا عذاب پہنچے گا۔ اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا پھر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔ (پ۱۲ ع۱۰)

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

اور اسے سننے والے جب تو انہیں دیکھے جو ہماری آیتوں میں پڑتے ہیں (طعن و تشنیع اور استہزاء کے ساتھ) تو ان سے منہ پھیر لے جب تک اور بات میں پڑیں اور جو کہیں تجھے شیطان بلاوے تو یاد کرنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (پ۷ ع۱۴)

قرآن کے بعد نبی پاک ﷺ کا ارشاد مبارک بھی پیش کیا جاتا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مکرم ﷺ نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں دجال اور کذاب ظاہر ہوں گے۔ وہ تم کو ایسی احادیث سنائیں گے جن کو ہم نے سنا ہوگا نہ تمہارے باپ دادا نے۔

فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يفتنونكم

تم ان سے دور رہنا وہ تم سے دور رہیں کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کریں۔ اور تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ (صحیح مسلم شریف جلد ۱ صفحہ ۱۰)

سیدنا انس سیدنا ابو طلحہ اور سیدنا ام سلیم رضی اللہ عنہم کا عقیدہ

کھانا سامنے رکھ کر پڑھنا، دعا مانگنا اور اس میں برکت ہونا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے

کہا اس نے رسول اللہ ﷺ کی آواز میں نقاہت سی محسوس کی ہے۔ ایسے لگتا ہے کہ آپ کو بھوک لگی ہوئی ہے۔ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر انہوں نے جو کی کچھ روٹیاں نکال کر ان کو اپنے دوپٹہ میں لپیٹا۔ اور ان کو میرے کپڑوں کے نیچے چھپا دیا اور کپڑے کا کچھ حصہ مجھ پر ڈال دیا۔ پھر مجھے رسول پاک ﷺ کے پاس بھیج دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان روٹیوں کو رسول پاک ﷺ کی خدمت اقدس میں لے گیا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما ہیں۔ اور کچھ صحابہ کرام بھی تھے میں ان کے پاس کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں ابو طلحہ! نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا کیا کھانے کے لئے؟ میں نے عرض کیا ہاں! تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا چلو!

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے اور میں ان کے آگے آگے چل پڑا۔ میں نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو یہ خبر دی۔ تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے اُم سلیم۔

قَدْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَیْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُھُمْ

رسول اللہ ﷺ تو سن ساتھیوں کو لے کر آ گئے ہیں۔ اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں ہے۔ کہ ان کو کھلا سکیں۔ تو ام سلیم نے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر رسول پاک ﷺ کا استقبال کیا۔ رسول پاک ﷺ ان کے ساتھ تشریف لائے۔ حتیٰ کہ وہ دونوں گھر میں داخل ہو گئے تو رسول پاک ﷺ نے فرمایا اے ام سلیم! جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ لے آؤ۔ وہ جا کر ان روٹیوں کو لے آئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان روٹیوں کے ٹکڑے کرنے کا حکم فرمایا۔ سو ان کے ٹکڑے کیے گئے۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس گھی کا ایک کپہ تھا۔ وہ انہوں نے ان روٹیوں پر نچوڑ دیا وہ سالن کے قائم مقام ہو گیا۔

ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دعائیہ کلمات کہے اور جو اللہ نے چاہا وہ پڑھتے رہے۔

پھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا دس آدمیوں کو آنے کی اجازت دو۔ سو انہوں نے دس آدمیوں کے آنے کی اجازت دی۔ انہوں نے کھانا کھایا۔ حتیٰ کہ سیر ہو گئے۔ اور پھر چلے گئے۔ پھر فرمایا دس آدمیوں کو اجازت دو۔ یہاں تک کہ پوری قوم کھا کر سیر ہو گئی اور ان کی تعداد ستر یا اسی تھی۔

(صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۱۷۹ باب جواز استتباعہ غیرہ، صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۰۵)

عقیدہ

کھانا سامنے رکھ کر اس پر پڑھنا اور برکت کی دعا مانگنا جائز ہے۔ اس تبرک کو ٹولیوں کی شکل میں کھانا بھی درست ہے۔

نیز تھوڑی مقدار کے کھانا کو زیادہ آدمیوں کے لئے کافی کر دینا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اعزاز عطا فرمایا۔ اور یہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا معجزہ ہے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا تمام صحابہ کو ساتھ لے جانا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے علم غیب شریف پر دلیل ہے کہ آپ کو علم تھا کہ قلیل کھانا کثیر آدمیوں کیلئے کافی ہو جائے گا۔

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

کلی کے پانی کی برکت

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے مقام پر پہنچے۔ اور ہم چودہ سو تھے۔ ہم نے حدیبیہ کے کنویں کا سارا پانی نکال ڈالا کہ ایک قطرہ بھی باقی نہ رہا۔ یہ خبر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کنویں کی منڈیر پر بیٹھے۔ پھر پانی کا برتن منگوایا۔ وضو فرمایا۔ پھر کلی فرمائی اور دعا فرمائی اور پانی کنویں میں ڈال دیا۔ پھر فرمایا تھوڑی دیر رہنے دو۔ اس کے بعد ہم سب واپس ہونے تک اس میں سے

پانی پیتے رہے گھوڑوں، اونٹوں کو پلاتے رہے۔

(صحیح بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۵۹۸، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۳۲)

عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کو ہر کمال کی کثرت سے نوازہ ہے۔ آپ (ﷺ) نے اپنے غلاموں کو جس قسم کی پریشانی میں وہ مبتلا ہوں ان کی مشکل کشائی فرمائی ہے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اپنی زبانوں سے آپ (ﷺ) کی عنایات اور فضل و کرم کا اظہار فرمایا ہے۔

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشی رحمت کا قلم دان گیا

سیدنا براء بن عازب اور سیدنا ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہما کا عقیدہ

نبی مختار ﷺ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج کے دن ہم جس کام کو سب سے پہلے کریں گے وہ یہ ہے کہ نماز پڑھیں گے۔ اس کے بعد ہم قربانی کریں گے۔ سو جس نے اس طرح کیا اس نے ہماری سنت کو پالیا۔ اور جس نے پہلے ذبح کر لیا۔ تو یہ وہ گوشت ہے۔ جس کو اس نے اپنے گھر والوں کے لئے تیار کیا ہے اس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ اس سے پہلے قربانی کر چکے تھے انہوں نے عرض کیا میرے پاس چھ ماہ کا بکری کا بچہ ہے کہ جو ایک سال کی بکری سے بہتر ہے۔ آپ

(صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

اِذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِىَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ

اس کو ذبح کردو اور تمہارے بعد یہ کسی اور کے لئے درست نہیں ہوگا۔

(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۱۵۴)

عقیدہ

امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مختار نبی ہیں ایک سال سے کم بکری کے بچہ کی قربانی جائز نہیں۔ مگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کو جذعہ چھ ماہ کے بکری کے بچہ کو ذبح کرنے کی اجازت دے دی۔ اور فرمایا یہ تیرے لئے ہے۔ تیرے بعد اور کوئی ایک سال سے کم بکری کے بچہ کی قربانی نہیں کر سکتا۔

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے عقائد

خیبر کون فتح کرے گا؟

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خیبر میں حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے ان کی آنکھوں میں تکلیف تھی۔ جب رات ہوئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے خیبر کی فتح عطا فرمائی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ اَوْلَيَاْخُذَنَّ لِلرَّايَةِ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَوْ قَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ

کل جھنڈا وہ شخص لے گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا۔ اور اللہ اور اس کے رسول کو اس سے محبت ہوگی۔ اس کے ہاتھ پر فتح ہوگی تو اچانک ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور ہمیں اس کی توقع نہ تھی صحابہ نے عرض کیا یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

فَاَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جھنڈا عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے انکو فتح عطا فرمادی۔

(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۷۹ باب من فضائل علی)

عقیدہ

نبی پاک ﷺ کو اس کا علم تھا کہ فاتح خیبر کون ہے۔ اور اس چیز کا تعلق علم غیب سے ہے۔ اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو غزوہ خیبر میں تھے ان کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ اللہ نے آپ (ﷺ) کو غیب کے علم سے مالا مال فرمایا ہے۔ کیونکہ جب نبی پاک ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا میں کل جھنڈا اس کو دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی۔ تو کسی صحابی نے یہ عرض نہ کی کہ کل کیا ہونا ہے اس کا علم تو اللہ کو ہے۔ آپ (ﷺ) کیسے فرماتے ہیں۔ کہ میں کل جھنڈا اس کو دوں گا جس کے ہاتھ سے فتح ہوگی عرض نہ کرنا اس کی واضح دلیل ہے۔ اُن کا یہی عقیدہ تھا کہ وہ جانتے ہیں۔ نیز معلوم ہوا کہ سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم وہ شخصیت ہیں جس کے محبوب خدا اور محبوب مصطفےٰ ہونے کی نبی پاک ﷺ نے تصدیق فرمادی ہے۔

پنڈلی پر دم کرنے سے شفاء حاصل ہونا

حضرت یزید بن ابو عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی میں ایک چوٹ کا اثر دیکھا تو میں نے پوچھا اے ابو مسلم! یہ چوٹ کیسی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ یہ چوٹ وہ ہے جو مجھے خیبر کے دن لگی تھی۔ تو لوگوں نے کہا سلمہ بن اکوع شہید ہو گئے۔

فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيْهِ ثَلٰثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ

تو میں نبی پاک ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ تو آپ (ﷺ) نے تین مرتبہ دم فرمایا جس سے مجھے اب تک کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۳۳، صحیح بخاری)

عقیدہ

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو کوئی پریشانی آتی تو نبی اکرم ﷺ کے پاس آتے اور اپنی

منہ مانگی مراد پاتے پھر اپنے مقصد میں کامیابی کا بھی اظہار فرماتے۔ نیز معلوم ہوا کہ دم کرنا سنت ہے۔

سیدنا ذارع رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

ہاتھ اور پاؤں چومنا

سیدنا ذارع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ وفد عبدالقیس میں تھے۔ جب ہم مدینہ منورہ میں آئے تو ہم نے اپنی سواریوں سے اترنے میں جلدی کی۔

فَنُقَبِّلُ يَدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَ رِجْلَهٗ

تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا۔

(ابوداؤد شریف جلد ۲ صفحہ ۲۱۸، مشکوٰۃ صفحہ ۴۰۲، کتاب الاذکار للنووی صفحہ ۲۳۴)

عقیدہ

بزرگوں کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینا صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنت ہے۔ اور یہ بالکل جائز ہے۔

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

غیب کی خبریں

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہترین لوگ میرا قرن ہے۔ پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں۔ پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں۔ پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین مرتبہ کے بعد فرمایا:

ثُمَّ يَكُوْنُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَ يَخُوْنُوْنَ وَلَا يُوْ

تَمْنُوْنَ وَ يَنْذُرُوْنَ وَلَا يُوْفُوْنَ وَ يَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ

پھر ان کے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو بغیر شہادت طلب کیئے جانے کے شہادت دیں گے اور خیانت کریں گے۔ امانت دار نہیں ہوں گے وہ نذر مانیں گے اور اس کو پورا نہیں کریں گے۔ (صحیح مسلم جلد ۲)

عقیدہ

نبی پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے غیب کا علم عطا فرمایا ہے۔ اسی لئے تو آپ (ﷺ) نے اپنے بعد ہونے والے حالات بیان فرمائے ہیں۔ اور جو جو آپ (ﷺ) نے فرمایا ہے۔ ویسے ہی ہو رہا ہے۔

سیدنا ابن عائذ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

عقیدہ کی درستگی بہت اہم ہے

سیدنا ابن عائذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک جنازہ پر تشریف لائے جب جنازہ پڑھانے لگے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اس شخص کا جنازہ نہ پڑھائیں۔ فرمایا کیوں؟ عرض کیا یہ گنہگار اور فاجر ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی طرف توجہ فرما کر پوچھا۔ هَلْ رَاٰهُ اَحَدٌ عَلٰى عَمَلِ الْاِسْلَامِ کیا تم سے کسی نے اس کو اسلام کا کوئی عمل کرتے دیکھا ہے؟ تو ایک آدمی نے عرض کیا۔ ہاں۔ یا رسول اللہ! ایک دن اس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں پہرہ دیا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا جنازہ پڑھایا پھر اس کو قبر میں لٹا کر آپ (ﷺ) نے اس پر مٹی بھی ڈالی اور اس کو فرمایا:

اَصْحَابُكَ يَظُنُّوْنَ اَنَّكَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

تیرے ساتھیوں کا تیرے متعلق گمان ہے کہ تو جہنمی ہے کہ لیکن میں گواہی دیتا ہوں کہ تو جنتی ہے۔

پھر فرمایا اے عمر!

اِنَّكَ لَا تُسْئَلُ عَنْ اَعْمَالِ النَّاسِ وَلٰكِنْ تُسْئَلُ عَنِ الْفِطْرَةِ

تجھ سے لوگوں کے اعمال اور کردار کے متعلق نہیں پوچھا جائے گا بلکہ تجھ سے لوگوں کے عقائد کے متعلق پوچھا جائے گا۔(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۳۶)

عقیدہ

محبوب خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ مرنے والا جنتی ہے تب ہی تو گواہی دے رہے ہیں۔

نیز معلوم ہوا کہ اعمال میں اگر کوئی کمی ہو جائے تو گوارا ہے۔ مگر عقیدہ درست ہونا چاہیے۔ جس کا عقیدہ درست نہیں اس کو اس کے اعمال کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکیں گے۔

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

بارگاہِ بیکس پناہ

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ شکایت کی کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا۔

فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینہ پر ہاتھ مبارک مارا اور دعا فرمائی اے اللہ اس کو گھوڑے پر قائم رکھ اور اس کو ہادی اور مہدی کر دے۔(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۹۷ باب من فضائل جریر، مشکوٰۃ صفحہ ۵۰۲، صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۴۲۴)

عقیدہ

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو کوئی پریشانی آتی یا مصیبت محسوس کرتے تو پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرتے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) دعا فرماتے تو ان کی مشکل اور پریشانی دور ہو جاتی۔

قوت قلب یہ ایک انسان کی صفت ہے جو قدرتی طور پر لوگوں کو عطا ہوتی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی پاک ﷺ کو یہ طاقت دی ہے کہ وہ صفات انسانیہ بھی اپنے غلاموں کو عطا فرماتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو قوت حافظہ عطا فرمائی اور حضرت جریر رضی اللہ عنہ کو قوت قلب۔

نبی پاک ﷺ کی عطا اور جود و سخا دیکھئے کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے قوت قلب مانگی تھی مگر آپ (ﷺ) نے تین نعمتیں عطا فرما دیں۔ قوت قلب ہدایت پر قائم رہنا اور لوگوں کو ہدایت دینا حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسِیْ بَعْدُ

اسکے بعد میں اپنے گھوڑے سے نہ گرا۔

امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی لئے فرمایا ہے۔

منگتے کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی
دوری قبول و عرض صرف ہاتھ بھر کی ہے

سیدنا یعلیٰ بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

اونٹ کا بارگاہ نبوی ﷺ میں التجا کرنا

سیدنا یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے تین چیزیں دیکھیں ایک یہ کہ ہم آپ (ﷺ) کے ساتھ جا رہے تھے ایک اونٹ کے پاس سے گذرے جس سے کھیت کو پانی دیا جا رہا تھا۔ جب اونٹ نے نبی پاک ﷺ کو دیکھا تو وہ چیخا اور اپنی گردن آپ (ﷺ) کے سامنے بچھا دی۔ تو نبی پاک ﷺ کھڑے ہو گئے اور فرمایا۔

اَیْنَ صَاحِبُ ھٰذَا الْبَعِیْرِ

اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ مالک حاضر ہو گیا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا یہ اونٹ میرے ہاتھ فروخت کرو گے۔ اس نے عرض کیا حضور ہم یہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہبہ کرتے ہیں۔ لیکن یہ ایسے گھر والوں کا ہے۔ جن کے پاس سوائے اس کے اور کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے۔ فرمایا جو تو نے کہا ہے درست ہے۔

فَاِنَّهَا شَكٰى كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلَفِ فَاَحْسِنُوْا اِلَيْهِ

لیکن اس اونٹ نے تیری شکایت کی ہے کہ کام زیادہ لیتے ہو اور چارہ کم دیتے ہو۔ اس سے اچھا سلوک کرو۔

(مشکوۃ شریف صفحہ ۵۴۰، البدایہ والنہایہ جلد ۶ صفحہ ۱۴۵، ۱۴۶)

عقیدہ

جانور بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانتے ہیں۔ اور ان کی بارگاہ میں اپنی مشکلات پیش کرتے ہیں۔ اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام ان کی بولیاں جانتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی مشکل کشائی اور حاجت روائی کی ان کو طاقت اور قوت عطا فرمائی ہے۔

بے یارو مددگار جنہیں کوئی نہ پوچھے
ان کا تمہیں یارو مددگار بنایا

جو لوگ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مشکل کشا اور حاجت روا باذن اللہ نہیں مانتے وہ تو جانوروں سے بدتر ہیں۔

سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

رات کو سخت آندھی آئے گی

سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں گئے۔ تو وادی القریٰ میں ایک عورت کے باغ میں پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس باغ کے پھلوں کا اندازہ لگاؤ۔ ہم نے اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دس اوسق (ساٹھ

من) کا اندازہ لگایا۔

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس عورت سے فرمایا اس تعداد کو یاد رکھنا۔ یہاں تک کہ ہم تمہارے پاس لوٹ آئیں انشاء اللہ۔ پھر ہم چل پڑے اور تبوک پہنچ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيْهَا اَحَدٌ مِنكُمْ فَمَنْ كَانَ لَهٗ بَعِيْرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهٗ فَهَبَّتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيْحُ حَتّٰى اَلْقَتْهُ بِجَبَلَىْ طَيِّءٍ

آج رات سخت آندھی آئے گی تم سے کوئی شخص کھڑا نہ رہے جس شخص کے پاس اونٹ ہوں وہ اس کو رسی کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دے پھر سخت آندھی آئی ایک شخص کھڑا ہوا تو ہوا اس کو اڑا کر لے گئی اور طے کے دو پہاڑوں کے درمیان گرا دیا۔

پھر ہم واپس ہوئے اور وادی قریٰ میں پہنچے۔

فَسَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَةَ عَنْ حَدِيْقَتِهَا كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا فَقَالَتْ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے باغ کے متعلق پوچھا کہ کتنا پھل ہوا۔ تو اس نے عرض کیا دس اوسق (ساٹھ من)۔ (صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۴۶ باب فی معجزات النبی مشکوٰۃ صفحہ ۵۳۹، دلائل النبوۃ بیہقی جلد ۲ صفحہ ۵۲۰)

عقیدہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا علم ہے تب ہی تو فرمایا:

سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ

آج رات سخت آدھی آئے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

نیز آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے باغ کے پھلوں کے وزن کے متعلق فرمایا ساٹھ من دس اوسق ہوں گے تو ماپنے پر اتنا ہی ہوا اس سے بھی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا علم غیب اظہر من

الشمس ہے۔ چنانچہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم غیب کا انکار بے دینی اور قرآن وحدیث کی مخالفت کے سوا اور کچھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ آمین

سیدنا ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

جنت عطا کرنا

سیدنا ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات گذارتا تھا۔ تو میں نے آپ کے پاس وضو کے لئے پانی اور ضروریات کی چیزیں پیش کیں تو آپ نے مجھ سے فرمایا سَلْ مانگ لو تو میں نے عرض کیا۔

اَسْئَلُكَ مَرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ

میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے جنت میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ساتھ مانگتا ہوں۔

تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ

اس کے سوا کچھ اور بھی مانگ لو۔

تو میں نے عرض کیا بس یہی کافی ہے۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۸۵، صحیح مسلم شریف)

عقیدہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کائنات کا مالک ومختار بنایا ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس کو جو چاہیں عطا فرمادیں صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سوالی بن کر اپنی خواہش کا اظہار کرتے اور منہ مانگی مراد پاتے۔ اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، امام اہل سنت مجدد دین وملت امام الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی لئے فرمایا ہے۔

یہ انعام ہے مصطفےٰ پر خدا کا
کہ سب کچھ خدا کا ہوا مصطفےٰ کا

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

لعاب دہن شریف شفا ہے۔ اور آپ کا علم غیب

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے خیبر کے دن رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

لَاُعْطِیَنَّ الرَّایَةَ رَجُلًا یُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ یُحِبُّهُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ

کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا۔ اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو ہم سب اس کے انتظار میں تھے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

اُدْعُوْا لِیْ عَلِیًّا فَاُتِیَ بِهٖ اَرْمَدَ فَبَصَقَ فِیْ عَیْنَیْهِ وَدَفَعَ الرَّایَةَ اِلَیْهِ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ

علی کو میرے پاس لاؤ۔ علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو لایا گیا جبکہ ان کی آنکھیں دکھتی تھیں۔ آپ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن شریف ڈالا اور ان کو جھنڈا عطا کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان پر خیبر فتح کر دیا۔ (صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۷۸ باب من فضائل علی)

عقیدہ

حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم وہ شخصیت ہیں جن سے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی محبت کرتے ہیں۔ ان سے عقیدت محبت رکھنا ہر مسلمان لازم ہے۔ نیز حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لعاب دہن شریف کو شفا سمجھتے تھے تب ہی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں ڈالا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میری آنکھیں کبھی نہ دکھیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جانتے تھے کہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر خیبر فتح ہوگا۔ تب ہی ان کا انتظار فرمایا اور جھنڈا عطا فرمایا اس کا علم غیب سے تعلق ہے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے غلام ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے دروازہ کو ہم سات آدمیوں نے اٹھانا چاہا۔ ان میں میں بھی تھا مگر وہ دروازہ ساتوں کے زور سے ہل نہ سکا۔ جس کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اکھاڑ دیا۔

اللہ اللہ تری شوکت تری صولت کا کیا کہنا
کہ خطبہ پڑھ رہا ہے آج تک خیبر کا ہر ذرہ

سیدنا زید بن ارقم، سیدنا انیسہ رضی اللہ عنہما کا عقیدہ

امتی کے ساتھ جو واقعات درپیش آئیں گے ان کی خبر دینا

حضرت انیسہ بنت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما اپنے والد ماجد حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زید رضی اللہ عنہ کے پاس مرض میں بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے۔ فرمایا:

لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْ مَرَضِكَ بَاسٌ وَلٰكِنْ كَيْفَ لَكَ اِذَا عُمِّرْتَ بَعْدِيْ فَعَمِيْتَ

اس مرض میں تمہیں کوئی خطرہ نہیں مگر تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تمہاری عمر لمبی ہوگی اور میرے وصال کے بعد تم نابینا ہو جاؤ گے۔ تو عرض کیا میں ثواب کی خاطر صبر کروں گا۔ تو فرمایا:

اِذًا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ

تم جنت میں بغیر حساب کے جاؤ گے۔

حضرت انیسہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

فَعَمِيَ بَعْدَ مَاتَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَصَرَهٗ ثُمَّ مَاتَ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد وہ نابینا ہو گئے پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی نظر لوٹا دی پھر وہ فوت ہوئے۔ (مشکوۃ المصابیح صفحہ ۵۴۳)

عقیدہ

نبی پاک ﷺ کو علم ہے کہ ان کے امتی کو اس زندگی میں کیا کیا واقعات پیش آئیں گے۔ نیز یہ بھی جانتے ہیں کہ قیامت کے دن ان کے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔ نبی پاک ﷺ نے اپنے صحابہ کو ان در پیش آنے والے واقعات سے باخبر بھی فرمادیا تھا۔

سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

مخلوق سے نفع حاصل کرنا

سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا۔

یا نبی اللہ:

عَلِّمْنِی شَیْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ

مجھے ایسی چیز بتایئے جس سے میں نفع حاصل کروں۔ تو آپ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا:

اَعْزِلَ الْاَذٰی عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ

مسلمانوں کے راستے سے کوئی تکلیف دہ چیز دور کردو۔ (صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۲۸)

عقیدہ

اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے نفع حاصل کرنا شرک نہیں۔ اگر شرک ہوتا تو نبی پاک ﷺ اس سے منع فرماتے اور آپ کو تعلیم نہ دیتے۔

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

مشاہدہ مصطفیٰ، اختیارات اور علم مصطفیٰ ﷺ

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول پاک ﷺ باہر تشریف لے گئے اور احد والوں کی نماز جنازہ پڑھی۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور فرمایا:

اِنِّیْ فَرَطٌ لَّکُمْ وَاَنَا شَهِیْدٌ عَلَیْکُمْ وَ اِنِّیْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِی الْاٰنَ وَاِنِّیْ قَدْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ وَ اِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا بَعْدِیْ وَلٰکِنْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تَتَنَافَسُوْا فِیْهَا

میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔ اور میں تمہاری گواہی دوں گا۔ اور اللہ کی قسم میں اب بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں۔ اور بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دے دی گئی ہیں۔ یا تمام زمین کی کنجیاں دے دی گئی ہیں فرمایا۔ اللہ کی قسم مجھے تمہارے متعلق کوئی خدشہ نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے مگر یہ خدشہ ہے کہ تم دنیا میں رغبت کرو گے۔ (صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۵۰ باب اثبات حوض نبینا)

عقیدہ

نبی پاک ﷺ زمین پر تشریف فرما ہو کر حوض کوثر کو دیکھ رہے تھے۔ حوض کوثر جنت میں ہے۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو قوت عطا فرمائی ہے کہ آپ (ﷺ) زمین پر جلوہ افروز ہو کر جنت کا مشاہدہ فرما سکتے ہیں تو وہی حبیب خدا ﷺ روضہ اطہر میں جلوہ افروز ہو کر اپنی امت کو بھی مشاہدہ فرما رہے ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو مالک و مختار بنایا ہے کہ ان کو روئے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا فرما دی ہیں۔

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ پیارے مصطفےٰ ﷺ نے پوری دنیا کے سامنے دین اسلام کو اس خوبی سے بیان فرمایا ہے کہ ہر ایک پر کفر و شرک اور اسلام میں فرق واضح ہو گیا ہے۔ تب ہی تو فرمایا کہ مجھے تمہارے متعلق یہ قطعاً خدشہ نہیں کہ میرے بعد تم مشرک ہو جاؤ گے۔

آج جو حضرات شرک شرک کی رٹ لگائے ہوئے ہیں۔ ان کو نبی پاک ﷺ کے

اس حلفاً بیان کو بار بار پڑھنا چاہیے۔ پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فکر نہیں تو تمہیں کیوں فکر ہے۔

دراصل یہ حضرات تعظیم رسول اور تعظیم اولیاء اور شعائر اللہ کو بھی شرک قرار دیئے ہوئے ہیں حالانکہ ان کی تعظیم و توقیر کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی لئے فرمایا ہے۔

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

سیدنا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

قیامت تک ہر فتنہ کی خبر

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں سب لوگوں سے ہر فتنے کو زیادہ جانتا ہوں جو کہ میرے اور قیامت کے درمیان رونما ہونے والا ہے۔

اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَسَرَّ اِلَیَّ فِیْ ذٰلِكَ شَیْئًا لَمْ یُحَدِّثْهُ غَیْرِیْ

یہ اس لئے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوشیدہ طور پر مجھے بتا دیا ہوا ہے۔ جو کہ میرے سوا کسی کو نہیں بتایا۔ (صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۳۹۰)

عقیدہ

قیامت تک ظاہر ہونے والے تمام فتنوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جانتے ہیں اور صحابہ کا اس پر ایمان تھا۔ تب ہی تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حلفاً فرماتے ہیں۔

وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ الناس بِکُلِّ فِتْنَةٍ هِیَ کَائِنَةٌ فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ السَّاعَةِ

یہ شان ہے خدمت گاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا

سیدنا ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے عقائد

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا وضو مبارک کا پانی جسموں پر ملنا

سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) مقام اَبطح میں سرخ چمڑے کے ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے۔

فَخَرَجَ بِلَالٌ بِوَضُوْئِهٖ فَمِنْ نَائِلٍ وَّنَاضِحٍ

تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر باہر نکلے تو لوگوں (صحابہ کرام علیہم الرضوان) نے اس پانی کو لیا کسی نے پانی کو جسم پر مل لیا اور کسی نے پانی کو چھڑک لیا۔ (صحیح مسلم شریف جلد ا صفحہ ۱۹۵ باب سترۃ المصلی)

عقیدہ

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس قدر محبت وعقیدت تھی کہ وہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وضو مبارک سے بچے ہوئے پانی مبارک کو اپنے جسموں پر ملتے اور چھڑکتے تھے جبکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو ایسا کرنے کا حکم نہ فرمایا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کہاں لکھا ہے کہاں فرمایا ہے وغیرہ سوالات اور اعتراضات پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنے والا نہیں کرتا۔ ہاں جو اس دولت سے محروم ہیں وہی کرتے ہیں۔ اور کریں گے۔

بے مثل ہاتھ

سیدنا جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر تشریف لائے تو لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مبارک ہاتھوں کو اپنے چہروں پر ملنے لگے۔

فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَوَضَعْتُهَا عَلٰى وَجْهِىْ فَاِذَا هِىَ اَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَاَطْيَبُ رَائِحَةً مِّنَ الْمِسْكِ

تو میں نے بھی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہاتھ مبارک اپنے چہرہ پر رکھا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔ (صحیح بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۵۰۲)

عقیدہ

سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل ہیں جو لوگ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پاؤں کو اپنے ہاتھ اور پاؤں کی طرح قرار دیتے ہیں ان کو ایسے عقیدہ سے باز رہنا چاہیے۔

بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود
پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے عقائد

لعاب دہن شریف

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح خیبر کے روز سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو آشوب چشم تھا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلایا۔

فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ عَیْنَیْہِ وَ دَعَا لَہٗ فَبَرِءَ حَتّٰی کَاَنْ لَمْ یَکُنْ بِہٖ وَجْعٌ

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن شریف ان کی آنکھوں میں ڈالا۔ اور دعا فرمائی تو وہ تندرست ہو گئے گویا کہ ان کو آشوب چشم تھا ہی نہیں۔ (صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۶۰۶)

عقیدہ

نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لعاب دہن شریف کو شفا سمجھتے تھے، تب ہی ان کی آنکھوں میں ڈالا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی شفا سمجھتے تھے تب ہی تو فرمایا کہ ایسے تندرست ہوئے کہ ان کو آشوب چشم تھا ہی نہیں۔

حالت نماز میں صحابہ کا تعظیم رسول کا خیال فرمانا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو عمرو بن عوف کے ہاں

صلح کرانے کے لئے تشریف لے گئے۔ جب نماز کا وقت آ گیا تو موذن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا۔

اَتُصَلِّیْ بِالنَّاسِ فَاُقِیْمَ

اگر آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں تو میں تکبیر کہوں۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں تو آپ نے لوگوں کو نماز پڑھانی شروع کر دی یعنی جماعت شروع کر دی۔

فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِی الصَّلٰوةِ فَتَخَلَّصَ حَتّٰی وَقَفَ فِی الصَّفِّ

اس اثناء میں رسول پاک ﷺ تشریف لے آئے اور پہلی صف میں جا کر کھڑے ہو گئے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ چونکہ انتہائی انہماک اور استغراق سے پڑھتے تھے اس لئے ان کو نبی پاک ﷺ کی تشریف آوری کا علم نہ ہو سکا۔ اور وہ بدستور نماز پڑھاتے رہے۔

فَصَفَّقَ النَّاسُ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ لَا یَلْتَفِتُ فِی الصَّلٰوةِ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب دیکھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ کی آمد کا پتہ نہیں چلا تو انہوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا۔

فَلَمَّا اَکْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِیْقَ الْتَفَتَ فَرَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

جب کثیر تعداد میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ہاتھ مارنے کی آواز سنائی دی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے اور رسول پاک ﷺ کو نماز میں دیکھا۔

فَاَشَارَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنِ امْکُثْ مَکَانَكَ

تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسی طرح نماز پڑھاتے رہیں۔

فَرَفَعَ اَبُوْبَکْرٍ یَدَیْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰی مَا اَمَرَهٗ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ذٰلِكَ

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کے اس حکم پر اللہ تعالیٰ

کی حمد کی۔

ثُمَّ اسْتَاخَرَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حَتّٰی اسْتَوٰی فِی الصَّفِّ وَ تَقَدَّمَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مصلی سے پیچھے ہٹ کر صف میں مل گئے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مصلیٰ پر آ کر (بقیہ نماز کی) جماعت کرائی۔

ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ یَا اَبَابَکْرٍ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَثْبُتَ اِذَا اَمَرْتُکَ

جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اے ابوبکر میرے حکم فرمانے کے بعد تم کو جماعت کرانے سے کس چیز نے روکا۔ تو حضور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

مَا کَانَ لِاِبْنِ اَبِیْ قُحَافَۃَ اَنْ یُّصَلِّیَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

ابن قحافہ سے ہو ہی نہیں سکتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے وہ جماعت کرائے۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَالِیْ رَاَیْتُکُمْ اَکْثَرْتُمُ التَّصْفِیْقَ

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو فرمایا تم اس قدر کثرت سے ہاتھ پر ہاتھ کیوں مار رہے تھے۔

مَنْ نَابَہٗ شَیْءٌ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیُسَبِّحْ

جب نماز میں کوئی امر حادث ہو جائے تو سبحان اللہ کہا کرو۔ جب سبحان اللہ کہا جائے گا تو امام متوجہ ہو جائے گا۔ البتہ عورتیں ہاتھ پر ہاتھ ماریں۔

(صحیح مسلم شریف جلد ۱ صفحہ ۱۷۹ باب تقدیم الجماعۃ من یصلی بھم اذا تاخر الامام)

عقیدہ

سرکار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت اظہر من الشمس ہے نیز صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ بھی واضح ہے کہ وہ نماز پڑھتے ہوئے تعظیم رسول کا خیال رکھتے تھے نماز کی حالت میں جبکہ جماعت ہو رہی ہے کثرت سے ہاتھ پر ہاتھ مارنا صرف اور صرف تعظیم رسول کے

لئے تھا ہاتھ پر ہاتھ مارنے سے خیال مصطفےٰ بھی ہے اور تعظیم رسول بھی ہے۔

نماز میں نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کے تصور کو شرک قرار دینا یا بیل گدھے اور زنا، جماع کے خیال سے بدتر سمجھنا صریحاً گستاخی بےادبی اور کفر ہے۔

حضور پرنور ﷺ کے اشارہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حالت نماز میں دیکھ بھی رہے تھے اور نماز بھی پڑھ رہے تھے اور اشارہ رسول کو پیچھے رخ کر کے دیکھ بھی رہے تھے۔ اور نماز بھی ہو رہی ہے صحابہ نماز بھی پڑھ رہے ہیں اور ہاتھ پر ہاتھ کثرت سے مار رہے ہیں۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مصلّٰی سے پیچھے ہٹنا صرف اور صرف تعظیم رسول کے لئے تھا۔

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم رسول
اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

سیدنا عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا آپ ﷺ کا رینٹ مبارک چہرے اور جسموں پر ملنا

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ (صلح حدیبیہ کے موقع پر) میں نبی پاک ﷺ کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو بغور دیکھ رہا تھا۔

ان قال فواللہ ما تنخم رسول اللہ ﷺ نخامۃ الا وقعت فی کف رجل منھم فدلک بھا وجھہ وجلدہ واذا امرھم ابتدروا امرہ وان توضا کادوا ان یقتلون علی وضوئہ

رسول اللہ ﷺ جب بھی تھوکتے اور رینٹ کھنگار پھینکتے تو کوئی نہ کوئی صحابی ہاتھ آگے بڑھا کر اس رینٹ مبارک کو اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتا۔ نبی پاک ﷺ جب کوئی حکم فرماتے تو سب اس کی تعمیل کے لئے دوڑ پڑتے اور جب آپ (ﷺ) وضو

مبارک فرماتے تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) وضو مبارک کے بچے ہوئے پانی کو حاصل کرنے کے لئے صحابہ کرام علیہم الرضوان اس طرح جھپٹ پڑھتے۔ گویا ایک دوسرے کو قتل کر ڈالیں گے۔ (صحیح بخاری شریف جلد ا صفحہ ۳۷۹)

عقیدہ

صحابہ کرام علیہم الرضوان کی والہانہ محبت وعقیدت اظہر من الشمس ہے کہ وہ نبی مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناک مبارک کی رینٹ مبارک کو بھی اپنے ہاتھوں میں لیتے اور اپنے چہروں اور جسموں پر مل لیتے۔ جبکہ رینٹ طبعاً مکروہ ہے مگر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کائنات میں بے مثل تھے اس لئے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رینٹ مبارک بھی عام آدمیوں سے مختلف تھی۔ اس رینٹ مبارک سے بدبو نہ آتی تھی بلکہ خوشبو آتی تھی۔ وہ رینٹ برف سے زیادہ شفاف۔ شہد سے زیادہ میٹھی۔ مشک وعنبر سے زیادہ خوشبودار تھا اس لیے یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر نہ سمجھتے تھے بلکہ بے مثل سمجھتے تھے۔

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، امام اہل سنت، مجدد دین وملت امام الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے خوب فرمایا ہے۔

ترے خلق کو حق نے عظیم کہا تری خلق کو حق نے جمیل کہا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا تیرے خالق حسن و ادا کی قسم
ترا مسند ناز ہے عرش بریں ترا محرم راز ہے روح الامیں
تو ہی سرور ہر دو جہاں ہے شہا تیرا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

نماز میں رخ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے رہنا

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

كُنْتُ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَ عَنْ يَسَارِهٖ حَتّٰى اَرٰى

بَیَاضَ خَدِّہٖ

میں رسول اللہ ﷺ کو دائیں بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے دیکھتا تھا حتیٰ کہ میں آپ کے رخساروں کی سفیدی دیکھتا۔

(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۷۷ باب السلام للتحلیل من الصلوٰۃ عند فراغھا)

عقیدہ

صحابہ کرام علیہم الرضوان نماز پڑھتے وقت رخ مصطفےٰ ﷺ کو دیکھتے رہتے تب ہی تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپ (ﷺ) کے رخساروں کی سفیدی دیکھتا۔

نماز میں نمازی کی نگاہیں نماز میں قیام کے وقت سجدہ کی جگہ پر رکوع میں پاؤں کی طرف اور قعدہ میں اپنی گود کی طرف ہونی چاہیں مگر صحابہ کرام علیہم الرضوان جب آقائے نامدار حبیب کردگار حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے پیچھے نماز ادا فرماتے تو ان کی نگاہیں محبوب خدا ﷺ کی طرف لگی ہوتیں۔

انہیں کو دیکھتے رہنا نماز ہے میری

کیونکہ ان کے نزدیک نماز کے آداب اپنی جگہ پر ہیں محبوب خدا ﷺ کے رخ زیبا کو دیکھنا وہ عبادت ہے جو کسی اور عبادت کو مقام اور رتبہ حاصل نہیں ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مالک بن بُحینہ رضی اللہ عنہ کا

عقیدہ

نورانی بغلیں

سیدنا عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ اِذَا صَلّٰی فَرَّجَ بَیْنَ یَدَیْہِ حَتّٰی یَبْدُوَ بَیَاضُ

اِبْطِیہ

رسول اللہ ﷺ جس وقت نماز پڑھتے تو اپنے مبارک ہاتھوں کو اس قدر کشادہ فرماتے کہ آپ (ﷺ) کی مبارک بغلوں کی سفیدی نظر آجاتی۔

(صحیح مسلم شریف جلد ا صفحہ ۱۹۴ باب الاعتدال فی السجود ووضع الکفین)

عقیدہ

بغلوں میں سفیدی نہیں ہوتی۔ بلکہ سیاہی ہوتی ہے۔ مگر حضور پرنور ﷺ کی مبارک بغلیں سیاہ نہ تھیں بلکہ نورانی تھیں تب بھی تو سفیدی نظر آتی تھی۔

امہات المومنین وصحابیات رضی اللہ عنہن کے عقائد

ام المومنین سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا کے عقائد

اللہ کے نام پر ذبح کرتے وقت جس کو ثواب پہنچانا مطلوب ہو اس کا نام لینے کا جواز

ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سینگوں والا مینڈھا لانے کا حکم فرمایا جس کے ہاتھ پاؤں اور آنکھیں سیاہ ہوں۔ پس قربانی کے لئے ایسا مینڈھا لایا گیا۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا اے عائشہ! چھری لاؤ پھر فرمایا اس کو پتھر سے تیز کرو ذبح کرنے لگے پھر فرمایا:

بِاسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰی بِہٖ

اللہ کے نام سے اے اللہ! محمد آل محمد امت محمد کی طرف سے اس کو قبول فرما۔ پھر اس کی قربانی کی۔ (صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۱۵۶ باب استحباب ذبیحہ)

عقیدہ

جانور کو اللہ کے نام پر ذبح کرتے وقت جس کو ثواب پہنچانا مطلوب ہو اس کا نام لینا جائز ہے۔ اہل سنت و جماعت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی گیارہویں شریف جو کرتے ہیں۔ وہ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی کو ایصال ثواب ہی کیا جاتا ہے۔

اختیارات

ام المومنین سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے یہ سنا تھا:

لَنْ یَمُوْتَ نَبِیٌّ حَتّٰی یُخَیَّرَ بَیْنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

نبی اس وقت تک فوت نہیں ہوتا جب تک کہ اس کو دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار نہ دے دیا جائے۔ (صحیح مسلم شریف صفحہ ۲۸۶ جلد ۲ باب فی فضائل عائشہ)

عقیدہ

انبیاء کرام کو اللہ تعالیٰ نے مختار بنایا ہے۔ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تو سید المرسلین ہیں۔ ان کی شان تو ان سے کہیں بہت زیادہ بلند و بالا ہے۔

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

نگاہ نبوت

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

وَھُوَ یَرٰی مَالَا اَرٰی

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان چیزوں کو دیکھتے تھے جنہیں میں نہیں دیکھتی تھی۔
(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۸۷ باب فضائل عائشہ)

عقیدہ

نگاہ نبوت وہ چیزیں دیکھتی ہے جو دوسروں کو نظر نہیں آتیں۔

امتی کی موت کا علم

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاجزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان کے کان میں کوئی بات کہی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پھر کان میں کوئی بات کہی تو ہنسنے لگیں؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے کیا فرمایا تھا کہ روئیں، اور دوبارہ کیا فرمایا تھا کہ آپ ہنسیں۔ تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

سَارَّنِیْ فَاَخْبَرَنِیْ بِمَوْتِہٖ فَبَکَیْتُ ثُمَّ سَارَّنِیْ فَاَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ اَوَّلُ مَنْ یَتْبَعُہٗ مِنْ اَھْلِہٖ فَضَحِکْتُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی سرگوشی میں اپنے انتقال کی خبر دی تو میں روئی اور دوسری سرگوشی میں یہ خبر دی کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اہل میں سے سب سے پہلے آپ کے ساتھ میں لاحق ہوں گی تو میں ہنسی۔ (صحیح مسلم شریف جلد۲ صفحہ ۲۹۰ باب فضائل فاطمہ)

عقیدہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اُمتی کی وفات کا علم ہے کہ کب اس کی وفات ہوگی۔ تب ہی تو فرمایا تم میرے اہل بیت میں سے مجھے سب سے پہلے فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ملے گی۔

وفات کا علم

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَسْرَعُکُنَّ لَحَاقًابِیْ اَطْوَلُکُنَّ یَدًا

تم سب سے زیادہ سرعت کے ساتھ مجھ سے وہ بیوی لاحق ہوگی جس کے تم سب میں سے زیادہ لمبے ہاتھ ہوں گے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ پھر ہم سب بیویاں اپنے اپنے ہاتھ ناپنے لگیں۔

کہ کس کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ لمبے ہاتھ حضرت زنیب رضی اللہ عنہا کے تھے۔ کیونکہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کاج کرتی تھیں اور صدقہ و خیرات کرتی تھیں۔ (صحیح مسلم شریف جلد۲ صفحہ ۲۹۱ باب من فضائل زینب)

عقیدہ

نبی غیب دان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ ان کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سب سے پہلے کس کا انتقال ہوگا۔

گستاخان رسول کا رد کرنا

ام المومنین سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے متعلق سنا۔

اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَایَزَالُ یُؤَیِّدُکَ مَانَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ

جب تک تم اللہ اور رسول کی طرف سے کفار قریش کو جواب دیتے رہتے ہو روح القدس (جبریل) تمہاری تائید کرتا رہتا ہے۔

هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفٰی وَاشْتَفٰی

حسان نے کفار قریش کی ہجو کر کے مسلمانوں کو شفا دی، یعنی ان کے دلوں کو خوش کر دیا اور کفار کے دلوں کو بیمار کر دیا۔

(صحیح مسلم شریف جلد۲ صفحہ ۳۰۰، ۳۰۱ باب فضائل حسان)

عقیدہ

گستاخان رسول کے مقابلہ کرنے اور ان کی تردید کرنے سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو جبریل امین کی تائید حاصل ہوتی ہے۔ گستاخِ رسول کی تردید کرنے پر مسلمان خوش ہوتے ہیں۔ اور دشمنان اسلام ناراض ہوتے ہیں کہ اور ان کو غصہ آتا ہے۔

ستاروں کی تعداد کے برابر نیکیاں

سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سرانور ایک چاندنی رات میں میری گود میں تھا۔ تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ!

هَلْ يَكُوْنُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمُ السَّمَآءِ قَالَ نَعَمْ هُوَ عُمَرُ قُلْتُ فَاَيْنَ حَسَنَاتُ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ اِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ لِحَسَنَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْ حَسَنَاتِ اَبِیْ بَكْرٍ

کیا کسی کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں؟ تو فرمایا ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہیں تو میں نے عرض کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیاں کہاں ہیں؟ تو فرمایا عمر کی ساری نیکیاں ابوبکر کی نیکیوں میں سے ایک نیکی کی طرح ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۶۰)

عقیدہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہر امتی کی نیکیوں کو جانتے ہیں اور آسمان کے ستاروں کی تعداد کو بھی جانتے ہیں۔ کیونکہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سوال کا جواب دینے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ ستاروں کی تعداد بھی جانتا ہو اور جس کا نام لے گا اس کی نیکیوں کو بھی جانتا ہو۔ اس سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک بھی ہے۔

فَتَجَلّٰى لِیْ كُلُّ شَیْءٍ وَّعَرَفْتُ

مجھ پر ہر ہر چیز واضح ہو گئی اور میں نے ہر ہر چیز کو پہچان لیا۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۷۰، دارمی شریف جلد ۲ صفحہ ۱۷۰، تفسیر درمنثور جلد ۳ صفحہ ۲۴)

برکت کے لئے نومولود بچوں کو بزرگوں کے پاس لے جانا

سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لوگ اپنے (نومولود) بچوں کو برکت کے حصول کے لئے لاتے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے دعا فرماتے اور کوئی چیز چبا کر ان کے منہ میں دیتے۔ (صحیح مسلم شریف جلدا حکم البول الطفل الرضیع)

عقیدہ

نومولود بچوں کو بزرگوں کی خدمت میں برکت کے لئے لانا صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنت ہے اور بچوں کے منہ میں ان کی چبائی ہوئی چیز رکھنا بھی سنت ہے۔

نماز میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خیال اور تعظیم

ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کے لئے بلانے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ۔ ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ:

اِنَّ اَبَا بَکْرٍ رَجُلٌ اَسِیْفٌ

ابوبکر بہت رقیق القلب ہیں۔ جب وہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو قرآن نہ سنا سکیں گے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمادیں کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ

ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو جماعت کرائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کرو کہ ابوبکر رقیق القلب ہیں۔ جب وہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو قرآن نہ سنا سکیں گے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم فرمادیں۔ تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی عورتوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ وہ جماعت کرائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ پھر لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔

اورانہوں نے جماعت کرائی۔

جب رسول پاک ﷺ کو آرام محسوس ہوا تو آپ (ﷺ) باہر تشریف لائے اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جماعت کرا رہے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَمِعَ اَبُوْبَكْرٍ حِسَّهٗ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُمْ مَكَانَكَ

آپ (ﷺ) مسجد میں داخل ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ (ﷺ) کی آہٹ محسوس کی تو مصلیٰ سے پیچھے ہٹنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اشارہ فرمایا کہ اسی جگہ کھڑے رہیں۔ پھر آپ (ﷺ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بائیں جانب پہلو میں بیٹھ گئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتیں ہیں کہ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ جَالِسًا وَ اَبُوْبَكْرٍ قَائِمًا يَقْتَدِيْ اَبُوْبَكْرٍ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ ﷺ وَ يَقْتَدِيْ النَّاسُ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر جماعت کرا رہے تھے۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے حضور علیہ السلام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے۔ اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے۔

(صحیح مسلم شریف جلد ا باب استخلاف الامام اذا عرض لہ عذر من مرض وسفر)

عقیدہ

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عین حالت نماز میں نبی پاک ﷺ کی تعظیم و توقیر کرتے ہوئے مصلہ سے پیچھے ہٹ گئے اور دوران امامت حضور علیہ السلام کی اقتداء میں نماز پڑھنے لگے۔ حضور علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا صدیق عبادت کے دوران میری تعظیم کیوں کی۔ منع نہ کرنا اس کے جائز ہونے کی دلیل ہے۔ وہ لوگ جو نماز میں حضور علیہ السلام کی تعظیم و توقیر کے خیال کو زنا، اور بیل، گدھے کے خیال سے بدتر سمجھتے ہیں۔ ان کو سیدنا

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عقیدہ اختیار کرنا چاہیے نماز میں نبی کا خیال تو ایک طرف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تو نماز ہی میں تعظیم رسول کر رہے ہیں۔

اختیارات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں دیر کی حتیٰ کہ رات کا اکثر حصہ گذر گیا۔ نمازی مسجد میں سو گئے۔ پھر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے فرمایا:

اِنَّهٗ لَوَقْتُهَا لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِیْ

اگر مجھے امت کی دشواری کا خیال نہ ہوتا تو عشاء کا یہی وقت ہوتا۔

(صحیح مسلم جلد ۲ باب وقت العشاء تاخیرھا)

عقیدہ

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم مختار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو شارع بنا کر بھیجا ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا منصب شریعت مقرر فرمانا ہے جس چیز کو چاہیں فرض فرما دیں اور جس چیز کو چاہیں حرام قرار دے دیں دیوبندیوں اور غیر مقلدین حضرات کے مجدد ابن تیمیہ نے بھی اپنی کتاب الصارم المسلول میں واضح الفاظ میں لکھا ہے۔

وَقَدْ اَقَامَ اللّٰہ مقام نفسه فِی اَمْرِهٖ وَ نَهْيِهٖ وَ اَخْبَارِهٖ بیانه

بیشک اللہ تعالیٰ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے امر، نہی اخبار اور بیان میں اپنا قائم مقام بنا کر بھیجا ہے۔ (الصارم المسلول صفحہ ۴۱ جلد اول مطبوعہ ملتان)

شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے۔

احکام مفوض است بآں حضرت ہرچہ خواہد کند و ہرچہ خواہد فکند ہر کہ خواہد تخصیص نماید۔ احکام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مفوض ہیں۔ جو چاہیں حکم دیں جو چاہیں نہ دیں اور جس کو جس حکم سے چاہیں خاص فرمالیں۔ (اشعۃ اللمعات جلد ۲ صفحہ ۱۲۳ مطبوعہ لکھنو)

ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

موئے مبارک کی برکت

سیدنا عثمان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے گھر والوں نے مجھے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں پانی کا پیالہ دے کر بھیجا کیونکہ ان کے پاس ایک چاندی کی ڈبیہ تھی۔ اس میں آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک سنبھال کر رکھے ہوئے تھے۔

وَكَانَ اِذَا اَصَابَ الْاِنْسَانَ عَيْنٌ اَوْشَىْءٌ بَعَثَ اِلَيْهَا مخضبةً فَاَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَكَانَتْ تُمْسِكُهٗ فِىْ جُلْجُلٍ مِنْ فِضَّةٍ فَخَضْخَضَتْهُ لَهٗ فَشَرِبَ مِنْهُ

اور جب کوئی کسی قسم کا بیمار آتا آپ اس چاندی کی ڈبیہ کو پیالہ میں حرکت دے کر دے دیتیں وہ بیمار اس پانی کو پی لیتا تو شفایاب ہو جاتا۔

(صحیح بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۸۷۵، مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۳۹۱)

عقیدہ

صحابہ کرام علیہم الرضوان نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک تبرک کے طور پر اپنے پاس رکھتے تھے۔ اور ان سے ان کو بہت فائدہ حاصل ہوتا تھا۔ نیز معلوم ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا بال مبارک دافع الامراض ہے جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دافع البلاء والوباء والمرض کہنے والوں کو مشرک قرار دیتے ہیں۔ ان کا ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان کے متعلق کیا فتویٰ ہے۔ (ھداھم اللہ)

ام المومنین سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

نورانی بغلوں کی سفیدی

اُم المومنین سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا سَجَدَ خَوّٰى بِيَدَيْهِ وَ جَنَّحَ حَتّٰى يُرٰى وَضَعُ اِبْطَيْهِ مِنْ وَّرَائِهِ اِذَا قَعَدَ اَطْمَانَّ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى

جب رسول اللہ ﷺ سجدہ فرماتے تو پشت انور سے آپ (ﷺ) کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی تھی۔ اور جب بیٹھتے تو بائیں پاؤں پر بیٹھتے۔

(صحیح مسلم شریف جلد ا صفحہ ۱۹۴ باب الاعتدال فی السجود وضع الکفین)

عقیدہ

نبی پاک ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا بھی پیارے مصطفےٰ ﷺ کی بے مثل بشریت کا اظہار فرما رہی ہیں۔ بغلیں سفید اور نورانی نہیں ہوتیں۔ مگر وہ پیارے مصطفےٰ ﷺ کی مبارک بغلوں کی نورانیت اور سفیدی کا ذکر فرما رہی ہیں۔

سیدتنا اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کا عقیدہ

جبہ مبارک کا دافع الامراض

سیدتنا اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما نے ایک جبہ طیالسی نکالا اور فرمایا:

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَلْبِسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا فَنَسْتَشْفِيْ بِهَا

یہ وہ جبہ مبارک ہے جس کو رسول اللہ ﷺ پہنا کرتے تھے۔ اور ہم اس کو دھو کر بیماروں کو پلاتے اور شفا حاصل کرتے۔

(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۱۹۰، مشکوۃ شریف صفحہ ۳۷۴)

عقیدہ

صحابہ کرام حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پاک سے لگی ہوئی چیز کو بھی بابرکت اور نفع بخش سمجھتے تھے۔تب ہی تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جبہ مبارک کو پانی میں دھو کر بیماروں کو وہ پانی پلاتے تھے۔جس پیارے صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے لگنے والا جبہ شریف دافع الامراض ہوسکتا ہے۔تو اس وجود مبارک کو دافع البلاء والوباء والامراض کہنا اور سمجھنا کیسے شرک ہوگا۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سچ فرمایا ہے۔عقیدہ دافع البلاہا

سیدتنا اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے لئے دعا

حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ۔(صلی اللہ علیہ وسلم)

خَادِمُكَ اَنَسٌ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ

انس آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خادم ہے۔آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے لئے دعا فرمائیں۔تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دعا فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ

اے اللہ! اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر اور اس کو جو کچھ تو نے عطا کیا ہے اس میں برکت فرما۔(صحیح مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۲۹۸ باب من فضائل انس)

عقیدہ

صحابہ کرام علیہم الرضوان اپنے بچوں کو بارگاہ نبوی میں برکت کے لئے پیش کر کے

ان کے لئے دعائیں کراتے تھے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بیٹوں اور پوتوں کی تعداد ایک سو بیس تھی۔ آپ کے باغ کے درختوں کو سال میں دو مرتبہ پھل لگتے تھے۔ باغ کے پھولوں سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔

منگتے خالی ہاتھ نہ لوٹیں کتنی ملی خیرات نہ پوچھو
ان کا کرم بس ان کا کرم ہے ان کے کرم کی بات نہ پوچھو

سیدتنا اُمّ جندب رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

گونگا اور دیوانہ بچہ تندرست ہو گیا

حضرت اُمّ جندب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمرہ عقبہ کے پاس دیکھا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کنکریاں ماریں۔ لوگوں نے بھی کنکریاں ماریں۔ اچانک دیکھا کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو لیکر حاضر ہوئی جو کہ گونگا اور دیوانہ تھا اور عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم)

اِنَّ هٰذَا ابْنِیْ وَاِنَّ بِهٖ بَلَاءٌ لَا یَتَکَلَّمُ

میرے اس بیٹے کو تکلیف ہے۔ اور یہ بولتا بھی نہیں۔

یہ سن کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک پیالے میں پانی لاؤ۔ وہ پتھر کے پیالے میں پانی لیکر حاضر ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کلی کی۔ اور دعا فرمائی اور فرمایا لے جاؤ۔ اور یہ پانی اس بچے کو پلاؤ اس سے اسے غسل دو۔ وہ عورت جا رہی تھی تو میں بھی اس کے پیچھے ہو گئی اور اسے کہا اس پانی میں سے مجھے تبرک دو۔ اس نے مجھے بھی پانی دیا۔ میں نے وہ پانی اپنے بیٹے عبداللہ کو پلایا تو اس بچے نے بہترین زندگی گذاری۔ پھر اس عورت سے بھی ملی۔ اور پوچھا۔ تو اس نے بتایا۔

بَرَاَ وَعَقَلَ عَقْلًا لَیْسَ کَعُقُوْلِ النَّاسِ

میرا بیٹا بالکل تندرست ہوگیا ہے اور ایسا ہوا کہ اس سے بہتر کوئی لڑکا نہ ہو سکا اور وہ سب سے زیادہ عقل مند ہو گیا۔ (ابن ماجہ شریف باب النشرہ صفحہ ۲۵۲ جلد ۲، خصائص کبریٰ جلد ۲ صفحہ ۳۸، ۳۹، حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۴۲۸)

عقیدہ

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو مصیبت اور پریشانی آتی تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے اور اس کے حل کے لئے عرض کرتے۔ تو ان کی مشکل حل ہو جاتی۔

بے یارو مددگار جسے کوئی نہ پوچھے
ایسوں کا تمہیں یارو مددگار بنایا

وصلی اللہ تعالیٰ حبیبہ محمد وآلہ واصحابہ وبارك وسلم

مقبولِ عرب و عجم، فاتحِ نجدیّت و مرزائیت، شمشیرِ بے نیام
مناظرِ اسلام، ضیائے ملّت، فخرِ اہلسنّت حضرت مولانا
علّامہ الحاج ابو الحامد پیر **محمد ضیاء اللہ قادری** اشرفی کوٹلوی
سیالکوٹی علیہ الرحمۃ
کی مدلل تقریروں کی محققانہ تصنیف

مُدلّل خُطبات

نہائیت خوبصورت، اعلیٰ کاغذ، بہترین پرنٹنگ سے آراستہ

ملنے کا پتہ

قادری کُتب خانہ تحصیل بازار
۹۰ سیٹھی پلازہ سیالکوٹ

علامہ الحاج ابو الحامد **محمد ضیاء اللہ قادری** اشرفی کی تصانیف

- الانوار المحمدیہ
- گیارہویں شریف
- ختم غوثیہ کا جواز
- مُدلّل تقریریں
- مشائخ قادریہ
- اہل سُنت و جماعت کون ہیں؟
- وہابی مذہب
- ہاتھ پاؤں چومنے کا ثبوت
- فقہ وہابیہ
- الوہابیّت
- خلفاء ثلاثہ اور اہلبیت کے تعلقات اور رشتہ داریاں
- قصر وہابیّت پر بم
- وہابیّت کا پوسٹمارٹم
- فضائل صحابہ کبار
- وہابیّت و مرزائیت
- فرقہ ناجیہ
- وہابی توحید
- میلادِ مصطفےٰ
- مرزا قادیانی کی حقیقت
- عقائد وہابیہ
- مخالفین پاکستان
- گستاخی کا انجام
- سیرت غوث الثقلین
- مُدلّل خطبات
- تبلیغی جماعت سے اختلافات کیوں؟
- علماء اہلحدیث کے نام کھلا خط
- نجد سے قادیاں براستہ دیو بند

قادری کُتب خانہ ○ تحصیل بازار۔ سیالکوٹ ۹۰۔ سیٹھی پلازہ چوک علامہ اقبال سیالکوٹ

0336-8678692